دعوة الحق

طبع في سنة ١٣ﻫ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ تعالی وتبارک حق حمدہ والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ وصحبہ من بعدہ اما بعد امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمہ اللہ تعالی نے رسالہ بدایۃ الہدایۃ مین تین اقسام لکھی ہین ایک قسم آداب طاعات مین دوسری قسم ترک معاصی مین تیسری قسم مخالطت خلق مین یہ قسم اخیر جامع جمیع معاملات عبد ہمراہ خالق و خلق کے ہی اس رسالہ مین ترجمہ قسم اول مقالہ مذکور کا کیا گیا ہے کیونکہ بیان مفصل اسکا رسائل جداگانہ مین بشیتر ہو چکا ہے جیسے خضور الشمس و بذل المنفعۃ و تعلیمات نماز و روزہ و نحوہا مگر قسم دوم و سوم کا بیان اس نہج خاص پر نہین آیا

اگرچہ مطالب فتاوی کتاب لسان العرفان سے مطالب قسم دوم اور کتاب مکارم الاخلاق سے آداب و اخلاق قسم سوم کے بھی معلوم ہو سکتے ہین لہذا یہ ترجمہ اولاً واسطے افادہ ذات خاص خود و ثانیاً واسطے افاضہ عامہ عباد مومنین کی عجالۃً لکھا گیا اب جو کوئی اس بیان حق ترجمان کو مناسب اپنے نفس کی پاوے اور اپنے دل کو طرف اوس کی مائل اور عمل کرنے مین راغب دیکھے تو جان لے کہ وہ ایک ایسا بندہ اللہ کا ہے جس کی دل کو اللہ نے نور ایمان سے منور کر دیا ہے اور اوسکا سینہ واسطے اسلام کے کھولدیا اور سمجھ لے کہ اس ہدایت کے لیے ایک نہایت ہے اور اس نہایت کے پیچھے اسرار و اغوار و علوم و مکاشفات ہین جن کا ذکر احیاء و کیمیا و منہاج العابدین وغیرہ مین لکھا ہے اب تحصیل مین اس حالت سعیدہ کی مشغول ہو اور اگر اپنے نفس کو دیکھے کہ وہ عمل کرنے کو ان وظائف پر قابل جانتا ہے اور اس فن کو منجملہ علوم کے ترک کرتا ہے اور اوسکا جی یہ کہتا ہے کہ یہ فن تجھکو محافل علماء مین کیا نفع دیگا اور کب تجھکو اقران و نظائر پر مقدم کریگا اور مجالس امراء و وزراء مین کیا تیرے منصب کو بلندی بخشیگا کہ تجھکو صلہ و رزق و ولایت اوقات و قضا و افتاء ملے تو جان لے کہ شیطان نے اوس کو اغوا کیا ہے اور منقلب و مثوی کو اوس کی دل سے بھلا دیا تو اب چاہیے کہ اپنی طرح کا ایک شیطان تلاش کرے کہ وہ اسکو ایسی چیز

سکہائی جس کو نافع اور موصل الی المراد گمان کرتا ہی اور سمجہ لی کہ اس حالت بدمین محلہ کی اندر رہی اوس کی لیئی تاک صاف نہوگا قریہ و شہر کا کیا ذکر ہے اور یہہ اوس سی وہ ملک مقیم و نعیم دائم جو کہ جوار رب العالمین مین ہی فوت ہوجاویگا والسلام

مقدمہ بیان مین تحصیل علم کے

جو شخص اقتباس علم پر حریص و متقبل ہے اور اوسکا نفس صدق رغبت اور فرط تشنگی کا طرف علم کے اظہار کرتا ہے اگر مقصد اوسکا اس طلب علم سے یہی ہی کہ وہ منافست و مباہات اور تقدیم اقران پر اور استمالت لوگون کے دل کی طرف اپنے اور جمع کرنی حطام دنیا و ساز و برگ اس سپنجی سرا کا خواہان ہی تو وہ جان لی کہ مین اپنے ہدم دین اور ہلاک نفس مین ساعی و سرگرم ہون اور آخرت کو دنیا کی عوض مین بیع کرتا ہون پس صفقہ اوسکا خاسر اور یہ تجارت اوس کی بائر ہے اور اوسکا معلم اوس کی عصیان پہ معین اور اوس کی خسران مین شریک ہی اس شخص کی ایسی مثال ہے جیسے کوئی شخص کسی رہزن کی ہاتہ تلوار بیچے چہ حدیث مین آیا ہی من اعان علی معصیۃ ولو بشطر کلمہ کان شریکا لہ فیہا اور اگر قصد اسکا یہی کہ مین درمیان اپنی اور اللہ تعالی کے علم کو ۔۔۔ بیچ ہلاک کرتا ہون کہ مجہے ہدایت نصیب ہو نہ مجرد روایت تو ایسی شخص اوس بات کا

مترددہی کہ اوس کی لیی جب وہ چلتا ہے تو فرشتے اپنے پر بچھاتی ہین
اور دریائی مچھلیان اوس کی لیی استغفار کرتی ہین لکن ہر شے سے
پہلی یہ جان لینا چاہیے کہ وہ ہدایت جو علم کا ثمرہ ہے اوس کی لیی
ایک بدایت و نہایت اور ظاہر و باطن ہے نہایت تک جب ہی پہونچیگا
کہ بدایت کو استوار کریگا اور باطن پر اوسی وقت اطلاع ہوگی کہ جب
ظاہر پر وقوف حاصل ہوگا اس جگہہ بدایت ہدایت کی طرف اشارہ کیا جاتا
ہے تا کہ ہر شخص اپنی نفس کا تجربہ اور اپنے دل کا امتحان کرلی اگر دل کو
طرف اوس کی مائل اور نفس کو اوسکا مطاوع اور قابل پائی تو پہر طرف
نہایات کی جہانکے اور بحار علوم مین تغلغل کرہی اور اگر دل کو سامنے اوسکی
سوف یعنی تاخیر کرنیوالا اور عمل کرنی مین بموجب اوس کی مماطل یعنے
دیر لگانی والا پائی تو جان لی کہ یہ نفس اوسکا جو طالب علم ہے نفس امارہ
بالسوء ہی اور واسطی اطاعت شیطان لعین کے کہڑا ہوا ہے تا کہ اوس کو
غرور شیطان کی رسی مین لٹکائے اور مکر ابلیس سے درجہ بدرجہ مغاک
ہلاک مین اوتاری اور قصد اوسکا یہ ہے کہ اوسپر رواج شر کا معرض خیر مین
دی تا کہ یہ اون لوگون مین جا ملی جو اعمال مین بڑے خاسر و نامراد ہین
قل هل ننبئكم بالاخسرين اعمالا الذين ضل سعيهم في الحياة الدنيا
وهم يحسبون انهم يحسنون صنعا اور اس وقت مین شیطان اس

شخص پر فضل علم و حب علما کی تلاوت کرتا ہی اور جو اخبار و آثار
اب مین آئی وہ بہ تکرار سناتا ہے اور اس حدیث سے غافل کر دیتا ہے مین
ازداد علماً ولم یزدد هدًی لم یزدد من الله الا بعدًا اور نیز اس حدیث
سے اشد الناس عذابا یوم القیامة عالم لم ینفعه الله بعلمه حالانکه
خود حضرت صلی الله علیه وآله وسلم یہ دعا کرتے تھی اللهم انی اعوذ بك من
علم لا ینفع وقلب لا یخشع وعمل لا یرفع و دعاء لا یسمع حدیث مین آیا ہی
کہ شب معراج مین میرا گذر ایسی اقوام پر ہوا کہ جن کی لب مقراض آتش
سے کترے جاتے تھے مینی کہا تم کون ہو کہا ہم لوگون کو حکم خیر کا کرتے
تھے اور خود وہ خیر بجا نلاتی اور شر سے منع کرتی تھے اور خود وہی کام کرتے

واعظان کین جلوہ بر محراب و منبر میکنند   چون بخلوت می روند آن کار دیگر میکنند

اس لیے اے مسکین تجھکو یہ چاہیے کہ تو تو ویسے شیطان مین نہ آوے یعنی
ابلیس سے دہوکا نکہا کہ وہ اپنے غرور کی رسی مین تجھکو لٹکائی اور دام
فریب مین پہانس لی جاہل جس کو علم نہین ہے اوس کی لیے ایک بار
ویل ہی اور عالم کی لیے جو عمل نہین کرتا ہے ہزار بار ویل ہی

مراتب طالب علم

لوگ طلب علم مین تین حال پر ہین ایک وہ شخص ہے جسنے علم اس لیے
طلب کیا ہے کہ اوس کو زاد معاد ٹہرائی اور مقصود اوسکا کچھ نہین ہے

مگر یہی ذات خدا اور دار آخرت سو ایسا شخص منجملہ فائزین کے ہی دوسرا
وہ شخص ہے کہ اوسنے علم کو واسطی استعانت کی حیات عاجلہ پر اور واسطے
حصول عزو جاہ و مال کی طلب کیا ہے اور وہ اس بات کو جانتا ہے
اور اپنے دل مین رکاکت اپنی حال کی اور خست اپنے مقصد کی دریافت
کرتا ہے سو ایسا شخص منجملہ مخاطرین کی ہے اگر اس کی موت نے توبہ سے
پہلی جلدی کی تو اوسپر خوف سوء خاتمہ کا ہے اور معاملہ اوسکا خطر مشیت
مین پڑا ہوا ہے اور اگر اوس کو توفیق توبہ کی قبل حلول اجل کے مل گئی
اور اوس نے علم کی ساتھ عمل بھی ملا لیا اور جو خلل واقع ہوا تھا اوس کا
تدارک کر لیا تو وہ فائزین مین جا ملیگا کیونکہ حدیث مین آیا ہے التائب
من الذنب کمن لا ذنب لہ تیسرا وہ شخص ہے کہ شیطان کا تسلط اوسپر
ہو گیا ہی اور اوسنے اپنی علم کو ذریعہ تکاثر مال و تفاخر جاہ و تعزز بکثرت
اتباع بہیر ایا ہے وہ علم کے ذریعہ سی ہر مدخل مین داخل ہوتا ہے اس
امید پر کہ اپنا مطلب دنیا سی نکالی معہذا اوس کے نفس مین یہ بات مضمر ہے
کہ وہ نزدیک اللہ کی صاحب مرتبہ ہی کیونکہ تسمت علماء ہی اور زی
و منطق مین ہم رسم اہل علم ہے حالانکہ ظاہرا و باطنا دنیا پر اوندہا ہو رہا ہے
سو ایسا شخص منجملہ ہالکین اور حمقاء مغرورین کے ہے کیونکہ اوس کی توبہ
سے امید منقطع ہی اس لیی کہ وہ آپکو منجملہ محسنین کی گمان کرتا ہے اور اس

قول حق تعالی سے غافل ہی یا ایہا الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون
اور یہ شخص اون لوگون مین سے ہے جن کے حق مین حضرت نے فرمایا ہے
انا من غیر الدجال اخوف علیکم من الدجال فقیل ما ھو یا رسول اللہ
فقال علماء السوء یہ اس لیے کہ دجال کی خاصیت اضلال ہی اور ایسا
عالم جسکا یہ حال ہی اگرچہ وہ لوگون کو دنیا سے اپنی زبان و مقال سے
پھیرتا ہے لیکن اپنی اعمال و احوال سے لوگون کو طرف دنیا کے بلاتا ہے
ولسان الحال افصح من لسان المقال وطباع الناس الی المشاھدۃ فی الاعمال
امیل منہا الی المتابعۃ فی الاقوال تو جتنی تباہی و خرابی اس مغرور نے
اپنے اعمال سے کی ہے وہ اصلاح بالاقوال سے بہت زیادہ اور کہین بڑھکر
ہے کیونکہ جاہل کو رغبت فی الدنیا پر جرأت نہین ہوتی ہے مگر علما کے
جرأت کرنی سے تو علم اس عالم کا سبب ہوا بندگان خدا کی جرأت کا معاصی خدا
پر ہوا اور باوجود اسکے اوسکا نفس جاہل نازان اور متمنی و راجی ہے اور اوسکو
بلاتا ہے کہ وہ اللہ تعالی پر اپنے علم کی منت رکھے اور اوس کی خیال مین
یہ بات ڈالتا ہی کہ وہ بہت سی بندگان خدا سے بہتر ہے تو اب طالب علم
کو یہ چاہیے کہ وہ فریق اول مین سے ہوا اور ہونے سے فریق ثانی مین حذر
کری نسأل اللہ العافیۃ اور اس قول کا مصداق بنی طلبنا العلم لغیر اللہ
فابی العلم الا ان یکون للہ بہت سے تاخیر کرنیوالی ہین کہ جن کو توجہ سے

پہلی اجل آگئی اور خاسر وخائب ہوگئے اور فریق ثالث مین سے تو ہرگز ہونا نجات ہیے کہ یہ ایسا ہلاک ہی کہ اوس کے ہوتے ہوئی امید فلاح کے اور انتظار صلاح کا نہین ہوتا ہے کوئی یہ کہے بدایت ہدایت کی کیا ہے کہ مین اپنی نفس کا تجربہ کرون تو جواب اوسکا یہ ہے کہ بدایت اوسکی ظاہر تقوی ہی اور نہایت اوس کی باطن تقوی سو عاقبت نہین مگر تقوی سے اور ہدایت نہین مگر واسطی اہل تقوی کے تقوی عبارت ہی اس کہ اللہ کے اوامر بجالائی اور اوس کے نواہی سے پرہیز کری یہ دو قسمین ہوئین اس جگہہ ظاہر علم تقوی سی طرف ایک جملہ مختصرہ کے اشارہ کیا جاتا ہے جو دونون اقسام کو شامل ہے

قسم اول بیان مین طاعات کے

اللہ تعالی کی اوامر دو طرح پر ہین ایک فرائض ہین دوم نوافل سو فرض راس المال اور اصل تجارت ہے اور اسی سی نجات حاصل ہوتی ہے اور نفل نفع ہے اور اس سی فوز درجات کا ہوتا ہے حدیث مین فرمایا ہے یقول اللہ تبارک وتعالی ما تقرب الی المتقربون بمثل اداء ما افترضت علیهم ولا یزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی احبه فاذا احببته کنت سمعه الذی یسمع به وبصره الذی یبصر به ولسانه الذی ینطق به ویده التی یبطش بها ورجله التی یمشی بها سو کوئی طالب قائم باوامر خدا نہین ہوتا ہے

اور نہ اس درجے کو پہونچتا ہے مگر جب ہی کہ دل اور جوارح کا مراقبہ
لحظات وانفاس مین صبح سے تا شام کری اور جان لی کہ اللہ تعالے
اوس کی ضمیر پر مطلع اور اوس کی ظاہر و باطن پر مشرف اور اوس کے
ساری لحظات و خطرات و خطوات اور سارے سکنات و حرکات کا مشاہد ہے
اور شخص اپنے مخالطات و خلوات مین سامنے اللہ تعالی کی متردد ہے
اور ملک و ملکوت مین کوئی ساکن کسی طرح کا سکون اور کوئی متحرک کسی
طرح کی حرکت نہین کرتا ہے لیکن جبار آسمان و زمین کو اوسپر اطلاع حاصل
یعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور و یعلم السر واخفی اب یہ چاہیے
کہ ہر سکین ظاہراً و باطناً سامنے رب العالمین کی ایسا متادب رہے جیسے
کہ کوئی بندۂ ذلیل گنہگار سامنے بادشاہ جبار قہار کے باادب ہوتا ہے
اور کوشش کری کہ مولی اوسکا اوس کو اوس جگہہ نہ دیکھے جہان سے منع کیا ہے
اور نہ غیر حاضر پاوے اوس کو اوس جگہہ سے جہان کا حکم دیا ہے لیکن اس بات
پر قدرت نہین ہو سکتی ہے مگر اسی طرح کہ بندہ اپنی اوقات کو تقسیم کری
اور اپنی وظائف و اوراد کو صبح سی شام تک ترتیب دی سو اب مدام خدا کو
جاگنے کی وقت سی جبکہ خواب سی بیدار ہوا اوس وقت تک کہ بستر پر سونے کو
جائے سننا چاہیے

آداب جاگنی کی خواب سی

جب بندہ نیند سی جاگی تو یہ کوشش کری کہ قبل طلوع فجر کی جاگی اور سب سی پہلی اسد کا ذکر اوس کی زبان پہ جاری ہو آنکھ کھلتے ہی یہ کہے الحمد لله الذی احیانا بعد ما اماتنا والیه النشور اصبحنا واصبح الملك لله اللهم بك اصبحنا وبك امسینا وبك نحیا وبك نموت والیك النشور نسألك خیر هذا الیوم وخیر ما فیه ونعوذ بك من شر هذا الیوم وشر ما فیه پھر جب کپڑی پہنے تو یہ نیت کری کہ مین اسد کا حکم دربارہ ستر عورت بجالاتا ہون یہ قصد نہو کہ لوگون کے دکھانی کو یہ لباس پہنتا ہون کہ اس قصد سے زیان کار ہو جائیگا۔

آداب دخول خلاء کے

جب قضاء حاجت کو جانا چاہے تو پہلی بایان پانون رکھی اور باہر آتی وقت داہنا پاؤن آگی کری اور ایسی چیز پاس نہو جسپر اسد و رسول کا نام لکہا ہو اور برہنہ سر و برہنہ پا نجائی وقت دخول کے کہے بسم الله اعوذ بالله من الرجس النجس الخبیث المخبث الشیطان الرجیم اور وقت نکلنی کے کہے غفرانك الحمد لله الذی اذهب عنی ما یوذینی وابقی علی ما ینفعنی اور موضع حاجت مین استنجا پانی سی نکری اور پیشاب کو اچھی طرح سی جہاڑے اور اگر صحرا مین ہو تو لوگون کی آنکھ سے کسی شئی کی آڑ مین ہو جاے اور جب تک موضع جلوس مین نہ پہونچی تب تک ستر نہ کھولی اور قبلہ کی طرف رو

وپشت نکری اور نہ لوگون کی بات چیت کی جگہ مین اور نہ نہر سے بہوی پانی
مین اور نہ درخت میوہ دار کے نیچی اور سوراخ مین پیشاب نکری اور نہ
زمین سخت پہ اور نہ ہوا کی رخ پہ تاکہ رشاش بول سے بچے حدیث مین
فرمایا ہی کہ عامہ عذاب قبر اسی بی احتیاطی بول سے ہوتا ہے اور بائین
پانون پہ زور دیکر بیٹھے اور کہڑی ہوکر پیشاب نکری مگر ضرورت سی اور استنجی
مین کلوخ و پانی کو جمع کرے اور اگر ایک پہ ان مین سی قصر کرے تو پھر پانی
افضل ہے کلوخ مین ایتار مستحب ہے اور انقا واجب اور استنجا بائین ہاتھ
سے کری اور بعد تمام استنجی کی ہاتھ کو زمین یا دیوار سی رگڑ کر دھو ڈالی

آداب وضو کی

استنجی سے فارغ ہوکر مسواک کری کہ یہ مطہرۂ فم و مرضاۃ رب و سخطہ
شیطان ہی نماز بامسواک نماز بی مسواک سی ستر درجہ افضل ہوتی ہے
حدیث مین فرمایا ہے لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک فی کل
صلوۃ اور فرمایا ہے امرت بالسواک[۱] حتی خشیت ان یکتب علی پھر
رو بقبلہ ہوکر اونچی جگہہ پہ بیٹھے کہ رشاش نہ پہونچین اور بسم اللہ کہی پھر تین
بار ہاتھ دھوئی برتن مین ہاتھ ڈالنی سے پہلے اور نیت رفع حدث و
استباحت نماز کی کری اگر قبل غسل وجہ کی نیت نہین کی ہی تو وضو نہوا پھر
تین بار کلی کرے حلق تک مگر یہ کہ صائم ہو پھر تین بار ناک مین پانی ڈالکر خوب سا

[۱] رسالۂ عمدۃ کا ذمین بیان منافع مسواک کا کیا گیا ہے

صاف کری پہر ایک چلو پانی سی منہہ دہوی سطح جبہہ سی منتہای ذقن تک
طول مین اور کان سے کان تک عرض مین اور پانی موضع تحذیف
تک پہنچائی یعنی اوس جگہہ تک کہ عورتین بالون کو وہان سی الگ کرتی
ہین یعنی مابین اذن سے زاویۂ جبین تک اور پانی کو بالون کی جڑ تک
پہنچائی یہ چار مناسبت ہین ہر دو ابرو ہر دو شارب اور مژگان اور عذارین
وہ ہین جو مقابل کانون کے ہین جائے ریش سی پہونچانا اس
پانی کا مناسبت شعر تک لحیۂ خفیفہ کی نہ کثیفہ کے واجب ہی گھنی داڑہی
مین خلال کری اس تخلیل کو نہ چہوڑے پہر داہنا ہاتہہ پہر بایان ہاتھہ
مع دونون کہنیون کے نصف عضدین تک دہوے کیونکہ جنب مین پوری
انہین مواضع وضو تک پہونچیگا پہر ساری سر پر مسح کری دونون ہاتہوں کو
تر کری سر انگشتہای دست راست کو دست چپ سی ملای اور مقادم
سر پر رکہکر قفا تک لیجائی پہر قفا سی مقدم راس تک پہیر لائی یہ ایک بار
ہوا اسی طرح تین بار کری اور سائر اعضا مین یون ہی کرے پہر ظاہر و
باطن ہر دو گوش کو آب جدید سی مسح کری اور ہر دو مسبحہ کو سوراخ ہر دو
اذن مین داخل کری اور ظاہر ہر دو گوش کا مسح باطن ابہامین سی کری
پہر گردن کا مسح کری پہر داہنا پاؤن پہر بایان پاؤن مع کعبین کی دہوئے
اور خنصر یسری سی انگشتہای پا کو خلال کری ابتدا خنصر یمنی سے کرے اور

خنصر لیسری پر ختم کرے اور اصابع کو اسفل سے داخل کرے اور نصف ساق تک دہوئے اور سب افعال مین رعایت تکرار کی تین بار رکہے
جب وضو کر چکے آنکہ طرف آسمان کی اوٹہا کر یون کہے اشہدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہدان محمدا عبدہ ورسولہ اللہم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین ف غزالی رح نی اس جگہ ہر عضو کی لیے ایک دعا ذکر کی ہے اور کہا ہے کہ جو کوئی ان دعوات کو وضو مین پڑہیگا اوس کی ساری اعضا سے خطا مین نکل جاوینگی الخ لیکن یہ دعوات ماثور نہین ہین بجز دعاء مذکور کی ف وضو مین سات امر سے تجنب رہے اہتہ نہ جہاڑے کہ چینٹین اوڑین اور زور کی ساتہ پانی کا طمانچہ نہ مارے اور استنثار وضو مین بات نہ کرے اور تین بار سے زیادہ کسی عضو کو نہ دہوئے اور بے حاجت زیادہ پانی بجز وسوسہ کے نہ بہاوے وسوسین کا ایک شیطان ہے جو اون کی ساتہ کہیلتا ہے اوسکو ولہان کہتے ہین اور آب مشمس سے یعنی جو دہوپ مین گرم ہوا ہے اوس تانبے کے برتن مین وضو نہ کرے یہ سات چیزین وضو مین مکروہ ہین

آداب غسل

جب جنب ہو احتلام یا وقاع سے تو پانی کا برتن غسل خانہ مین لیجا کر تین بار اول ہاتہ دہوے اور جو قذر بدن پر ہو اوس کو دور کرے اور

نماز کا سا وضو کرے اور پانون کو بعد غسل کے دہوے تا کہ پانی ضائع
نجاے بعد وضو کے تین بار سر پہ پانی ڈالے اور نیت رفع حدث کی کرے
پہر جانب راست پر تین بار پانی بہاے پہر جانب چپ تین بار اور سامنے
اور پیچہے کا بدن ملے اور سر و ریش کی بالون مین خلال کرے اور معاطف
بدن اور منابت شعر تک خفیف ہو یا کثیف پانی پہونچاے اور بعد وضو کے
ذکر کو نہ چہوے اگر ہاتہ لگ جاے تو پہر وضو کرے اور فریضہ کا اعادہ کر
جیسے نیت و ازالہ نجاست و استیعاب بدن بہ غسل اور وضو مین غسل
وجہ و یدین کا مع مرفقین و مسح بعض راس و غسل رجلین کا مع کعبین ایک
ایک بار ہمراہ نیت و ترتیب کے چاہیے اس کے سوا سنن موکدہ ہین
جن کی بڑی فضیلت آئی ہے اور ثواب ان کا جزیل ہے اور تہاون کرنیوالا
ان امور مین خاسر ہاں بہ اصل فرائض مین مخاطرے کیونکہ نوافل جابر
فرائض ہوتے ہین ـ

آداب تیمم

جب پانی باوجود جستجو کی نہ ملے یا کوئی عذر ہو جیسے مرض یا پانی تک پہونچ نسکے
بسبب کسی درندہ کی یا حبس کی یا پانی پینے کو رکہا ہے یا رفیق پیاسا ہے
یا پانی مالک غیر ہے اور وہ نہین بیچتا مگر ثمن مثل سے زیادہ تر پر یا کوئی زخم
لگا ہے اور اوس سے خوف ضرر کا ہے تو دخول وقت فریضہ تک صبر کرے

پھر زمین پاک کا قصد کری پھیر مٹی خالص طاہر نرم ہو اوس پر دونون کف دست
انگلیاں ملا کر ماری اور نیت استباحت فرض نماز کی کری اور ایک با
اون دونون کو منہہ پر پھیری اور بے تکلف نکری کہ غبار منابت شعر تک
پہونچی خفیف ہو یا کثیف پھر انگشتری نکالکر دوسری بار ہاتھ مارے اور
انگلیون کی بیچ کو جدا رکھے اور دونون ہاتھون پر کہنی تک پھیری اگر
استیعاب ہو تو دوسری بار ہاتھ ماری یہان تک کہ مستوعب ہو
پھر ایک ہاتھ کو دوسری کف سی مسح کرے اور درمیان اصابع کی تخلیل کری
اور ایک فرض اور جتنی نفل چاہے پڑھے اور جب دوسری فرض کا
ارادہ کری تو دوسرا تیمم کری ف اس بیان مین قدری اختلاف
اہل علم ہے اس لیی مطابق بیان رسالہ فتح المغیث و رسالہ تعلیم الصلوۃ
و نحوہا کی عمل کرنا اوفق بسنت مطہرہ صحیحہ ہے

آداب خروج الی المسجد کے

جب طہارت سے فارغ ہو تو اپنے گھر مین دو رکعت سنت فجر پڑھے
اگر فجر طالع ہو گئی ہو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح کرتے تھے پھر
مسجد مین آئے اور نماز جماعت کو ترک نکری خصوصا نماز صبح کو نماز جماعت
نماز منفرد پر ۲۷ درجہ فضیلت رکھتی ہی اگر ایسے نفع مین کوئی متساہل ہے تو
پھر طلب علم مین کیا فائدہ علم کا ثمرہ تو یہی عمل ہے جب طرف مسجد کی چلے

آہستہ ساتھ سکینہ کی چلی جلدی نکری غزالی رح فی اس جگہہ بھی ایک دعا
لکھی ہے جو راہ مین پڑہے لکن وہ بھی ماثور نہین ہے ایسے دعوات قبیل
فضائل سے ہوتے ہین نہ ضروری ۔

آداب دخول مسجد

جب مسجد مین آنا چاہے پہلی داہنا پاؤن رکھے اور کہے اللھم افتح لی
ابواب رحمتک مسجد مین اگر کسیکو بیع کرتے دیکھے تو کہے لا اربح اللہ تجارتک
اور گمشدہ شئی کو ڈہونڈتے دیکھے تو کہی لا ردالله علیک ضالتک
حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسی طرح حکم دیا ہے پہر جتبک دو رکعت
تحیۃ المسجد نہ پڑہ لی مسجد مین نہ بیٹھے اگر طہارت پر نہو یا ارادہ پڑہنے کا نہو تو
تین بار باقیات صالحات کا کہنا کفایت کرتا ہے یا چار بار کا کہنا بعض نے
کہا محدث کی لیے تین بار اور متوضی کے لیے ایک بار اگر دو رکعت فجر
نہین پڑہی ہے تو تحیت کافی ہے جب دو رکعت پڑہ چکی تو نیت اعتکاف
کی کری اور جو دعا حضرتؐ بعد دو رکعت فجر کے پڑہتے تھے وہ پڑہے
اللھم انی اسألک رحمۃ من عندک تہدی بہا قلبی الخ یہ دعا بہت
طویل ہے پہر بعد دعا کی بجز ادائے فریضہ یا ذکر یا تسبیح یا قرارت قرآن کے
کسی اور کام مین مشغول نہو اس درمیان مین اذان سنے تو اوس شغل کو
چہوڑ کر جواب اذان مین مشغول ہو جب موذن اللہ اکبر کہے تو آپ بھی یہی کہے

[margin handwriting: از حزب الاعظم ... حسین ... ۱۲ ...]

اسی طرح ہر کلمہ میں مگر حیلتین مین لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
کہے جب مؤذن الصلوۃ خیر من النوم کہے تو یون کہی صدقت وبررت
وانا علی ذلک من الشاہدین اور بعد جواب اذان کی دعای وسیلہ مانگے
اور درود پڑہے اوس وقت دعا قبول ہوتی ہے جب اقامت سنے تو
مثل اقامت کی کہے اور بجای قد قامت الصلوۃ کی یون کہی اقامہا اللہ
وادامہا ما دامت السموات والارض اگر وقت سماع اذان کے نماز مین ہو
تو نماز پوری کر کی بعد سلام کی تدارک جواب کا کری جس طرح یہ کہ ذکر ہو چکا
جب امام احرام فرض باندہے تو بجز اوس کی اقتدا کے کسی اور کام مین
مشغول نہو اور نماز فرض ادا کری اوس کیفیت سی جسکا بیان آئیگا پہر درود
پڑہے اور اللہم انت السلام الخ اور لا الہ الا اللہ وحدہ الخ پہر جو ادعیہ
جامع کو امل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ماثور ہین وہ پڑہے پہر
جو دعا فاطمہ علیہا السلام کو سکہائی تہی وہ پڑہے یعنی یا حی یا قیوم یا ذا الجلال
والاکرام لا الہ الا انت برحمتک استغیث ومن عذابک استجیر
لا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین واصلح لی شانی کلہ بما اصلحت بہ الصالحین
پہر دعوات مشہورات مین سے جون سی دعا چاہے کری ف ان دعوات
کا ذکر احیاء العلوم مین کیا ہے لیکن اقتصار کرنا ادعیہ جامعہ ماثورہ پر جنکا
بیان رسالہ غرائس الجنۃ و رسالہ تعلیم الدعا مین کیا گیا ہے کافی ہے کیونکہ

دعای ماثور ایک اور غیر ماثور سو برابر نہین اگرچہ جواز غیر ماثور مین کچہہ بحث
نہین ہی گفتگو افضل سی افضل اور بہتر سے بہتر اور اصح سی اصح مین ہے
پہر بعد نماز صبح کے یہ چاہیے کہ طلوع آفتاب تک اوقات چار وظائف منقسم
ہو ایک وظیفہ دعوات کا دوسرا وظیفہ اذکار و تسبیحات کا اور تسبیح کی تکرار
کری تیسرا وظیفہ قرارت قرآن کا چوتہا وظیفہ تفکر کا یعنی اپنے ذنوب و خطایا
مین فکر کری اور جو تقصیر عبادت مولی مین ہوئی ہے اوس مین غور کری
اور سوچے کہ مین متعرض عقاب الیم و سخط عظیم کا ہون اور سارے دن
کی اوقات کی تدبیر و ترتیب ہیای کری تاکہ تدارک تقصیرات کا اور تحرز تعرض
سخط خدا سے اوس دن مین کرسکے اور جمیع مسلمین کے لیے نیت خیر کری
اور یہ عزم کری کہ مین ساری دن مین کوئی شغل بجز طاعت آلہی کی نکرونگا
اور دل مین اون طاعات کی جنپر قدرت رکہتا ہے تفصیل کرکے افضل
کو اختیار کری اور اوسکی اسباب کی ساختگی مین متامل ہو تاکہ ساتہہ اون کی اشتغال
کرسکی اور فکر کرنے کو قرب اجل و حلول موت قاطع امل اور خروج امر مین
اختیار سی اور حصول حسرت و ندامت و طول غترار مین ترک نکری اور جاننا چاہیے
کہ منجملہ تسبیحات و اذکار کی یہ دس کلمی ہی ہون ایک لا الٰہ الا اللہ وحدہ
لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر
وھو علی کل شی قدیر دوم لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین سوم لا الٰہ الا اللہ

الواحد القہار رب السموات والارض وما بینہما العزیز الغفار چہارم
سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم پنجم سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح ششم سبحان اللہ
وبحمدہ سبحان اللہ العلی العظیم ہفتم استغفر اللہ العظیم الذی لا الٰہ
الا ھو الحی القیوم واسألہ التوبۃ والمغفرۃ ہشتم اللھم لا مانع لما اعطیت
ولا معطی لما منعت ولا راد لما قضیت ولا ینفع ذا الجد منک الجد نہم
اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وصحبہ وسلم دہم بسم اللہ الذی
لا یضر مع اسمہ شیٔ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم ہر ایک
کلمہ کو سو بار یا ستر بار یا بیس بار کہے اور یا اقل درجہ تا کہ سب ملکر سو بار
ہو جائیں ان اذکار کو لازم کرلی اور طلوع آفتاب سے پہلے بات نکری
اس کی فضیلت برابر آزاد کرنے چار شخص کے اولاد اسمٰعیل علیہ السلام
سے آئی ہے جبکہ بیچ میں کوئی کام متخلل نہو فائدہ رسالہ عمارۃ الاوقات
مین ساری وظائف لیل و نہار بکمال لطف و اختصار لکھے گئے ہین اور التزام عشر
سبعہ اور مسبعات عشرہ معمول اکثر صلحاء و بیدار ہے

آداب ما بعد طلوع آفتاب تا زوال

جب سورج ایک نیزہ بلند ہو تب دو رکعت نماز پڑھے نزدیک زوال وقت
کراہت نماز کی کیونکہ نماز بعد فرض صبح کی ارتفاع شمس تک مکروہ ہے جب

سورج اونچا ہوا اور قریب ربع کے گذر جائے تب نماز ضحی پڑھے چار یا چھ یا آٹھ دو دو رکعت کرکی یہ سب عدد حضرت ﷺ سے منقول ہین وَالصلوٰۃ خیر کاچھا فمن شاء فلیستکثر ومن شاء فلیستقل درمیان طلوع و زوال کے کوئی راتبہ نہین ہے مگر یہی نماز ہین اب جو اوقات فاضل ہون اونمین یعنی اشراق وچاشت ۱۲ چار حالات ہین حالت اولی جو افضل ہے یہ ہے کہ بندہ اپنا وقت طلب علم نافع مین صرف کری نہ فضول کامون مین جنپر اکثر لوگ جھکے ہوے ہین اور اوسکا نام اونہون نے علم رکھا ہے علم نافع وہ ہے جو تجھکو اللہ کا ڈر زیادہ کری اور تجھکو خوب سا عیوب نفس کا بصیر بنائے اور تیری معرفت ساتھ عبادت خدا کی بڑہائی اور تیری رغبت دنیا مین کم کرے اور آخرت مین رغبت کو زیادہ کری اور تیری بصیرت کو ساتھ آفات اعمال کے کھولدے تاکہ تو اون آفات سے محترز ہو اور تجھکو مکائد و غرور ابلیس و مصائد و خدع شیطان پر آگاہ کردی اور کیفیت تلبیس ابلیس کی علماء سوء پر سمجھادے کہ کس طرح اوس رجیم لعین اور حد و مبین نے اونکو سامنے سخط و مقت خدا کے کردیا ہے چنانچہ اونہون نے دین دیکر دنیا مول لی ہے اور علم کو ایک ذریعہ وسلیہ اخذ اموال سلاطین اور اکل اموال اوقاف و یتامی و مساکین کا ٹھیرایا ہے اور ساری دن ہمت اون کی طلب مین لگی جاہ و منزلت کے دلون مین خلق کے رہتی ہے اور اس کام نے اون کو طرف مرآت و مبارات

ومناقشۂ کلام اور مباہات کی مضطر کر رکہا ہی ہم نے ذکر اس فن کا کتاب
احیاء العلوم مین کیا ہے اگر تو اس علم کا اہل ہی تو تو اوس کو حاصل کر
اور اوسپر عامل ہو اور دوسرون کو بھی سکہا اور طرف اوس کی بلا جو کوئی
یہ علم رکہتا ہے اور اوسپر عمل کرتا ہے بہر طرف اوس کی بلاتا ہے تو بشہادت
عیسی علیہ السلام ملکوت سموات مین بلفظ عظیم پکارا جاتا ہے بہر جب طلب علم
نافع سے فارغ ہو اور اصلاح نفس کی ظاہرا و باطنا کر چکے اور کچہہ اوقات
فاضل بچین تو بہر کچہہ ڈر نہین ہے کہ تو علم مذہب فقہ مین واسطی شناخت
فروع نادرہ عبادات کی اور معلوم کرنی طریق توسط کے درمیان خلق کے
خصومات مین وقت انکباب خلق کی شہوات پر مشغول ہو کیونکہ یہ امر بہی وقت
فراغ کی ان مہمات سی منجملہ ایک فرض کفایات کے ہے بہر اگر تیرا جی یہ
چاہے کہ تو ان اوراد و اذکار کو ترک کر دی اور اسی شغل فقہ مین رہے
تو جان لی کہ شیطان لعین نی تیری دل مین ایک داء دفین مدسوس کر دی
ہے وہ داء ہی حب جاہ و مال ہی سو اس دہوکے مین نہ آنا چاہیے کہ تجکو
شیطان بنی اور وہ تجہکو ہلاک کر ڈالی بہر تیرے ساتہہ مسخراپن کری ہان
اگر تیری نفس نی ایک مدت تک تجربہ اوراد و عبادات کا کیا ہے اور وہ
اون کو براہ کسل ثقیل نہین جانتا ہے لیکن رغبت تیری تحصیل علم نافع مین
ظاہر ہے اور مقصود تیرا اس سی بجز وجہ اللہ و دار آخرت کی اور کچہہ

نہین ہی تو یہ طلب تیری نوافل عبادات سی افضل ہی جبکہ نیت صحیح ہوگی
لکن شان صحت نیت مین ہے کیونکہ عدم صحت نیت ایک معدن غرور
جہال و مزلت اقدام رجال ہی انتہی مین کہتا ہون کہ بیان علم نافع کا آغاز
کتاب المعتقد المنتقد مین تفصیلاً لکھا گیا ہے اوس کی طرف رجوع کرنا چاہیے
حالت دوم یہ ہی کہ تحصیل علم نافع پر قدرت نہو لکن وظائف عبادات
مین جیسی ذکر و قرآن و تسبیحات و نماز سے مشغول رہی یہ درجہ عابدین کا او
سیرت صالحین کی ہی اس صورت مین بھی یہ شخص منجملہ فائزین کے ہوگا
حالت سوم یہ ہے کہ ایسے کام مین مشغول ہو جس سی مسلمانون کو خیر
پہونچے اور اونکی دلون مین سرور داخل ہو اور صالحین کو اعمال صالحہ کرنا
آسان ہوجای جیسے بجالانا خدمت فقہا و متعبین و صوفیہ صالحین و دیگر اہل
دین کی اور چلنا پھرنا اون کی کام کاج مین اور سعی کرنا اطعام فقرا و مساکین
مین اور بیمارونکی عیادت کی لیی جانا اور جنازون کی ہمراہ چلنا کہ یہ سب افعال
نوافل سی افضل ہین اور عبادات ہین ان مین رفق ہی ساتھہ مسلمانون کے
حالت چہارم یہ ہے کہ اگر یہ کچھہ نہو سکی تو اپنے ہی کامون مین مشغول ہو
اپنے نفس اور اپنی عیال کی لیی کمائی کرے اور مسلمان اوس کی زبان و
ہاتھہ سی سلامت و مامون رہین اور اسکا دین بھی سالم رہے کیونکہ یہ مرتکب
کسی معصیت کا نہین ہوا ہے بلکہ اس وجہ سے وہ درجہ اصحاب یمین کو پہونچیگا

اگر اہل ترقی سے طرف مقامات سابقین کی نہین ہے یا ایک قتل وجہ سے ہے مقامات دین کا اور جو کچھ بعد اس کے ہے وہ مراتع شیاطین ہے معاذ اللہ کہ کوئی شخص ایسی کام مین مشغول ہو جو اسکی دین کو ڈبادی یا کسی بندہ کو سمجھ جاوا سکی ایذا پہونچائی کہ یہ رتبہ ہالکین کا ہی چند انکر سے کہ کوئی آدمی اس طبقہ مین ہو

ذکر مراتب دین کا

بندہ درباره اپنی دین کی تین درجات پر ہوتا ہے ایک سالم یہ وہ شخص ہے جو ادائے فرائض اور ترک معاصی پر مقتصر ہو دوم رابح یہ وہ شخص ہی کہ متطوع ہے ساتھہ قربات و نوافل کی سوم خاسر یہ وہ شخص ہے کہ لوازم سی مقصر ہی سو اگر کسیکو یہ قدرت نہو کہ وہ رابح بنے تو اسی مین کوشش کری کہ سالم ہو اور ہرگز نہوی کہ خاسر ہوئی اور بندہ حق مین سائر عباد کی تین درجون پر ہوتا ہے ایک یہ کہ اونکی حق مین نازل بمنزلہ ملائکہ بررہ کرام کی ہو اور یہ اس طرح پر ہے کہ اغراض عباد مین براہ رفق سعی کری اور اون کی دلون مین سرور داخل کری دوم یہ کہ اونکی حق مین نازل بمنزلہ بہائم و جمادات کے ہو کوئی خیر و فضل اس سے اونکو نہ پہونچے لیکن اپنی شر کو اونسے باز رکھے سوم یہ کہ اونکی حق مین نازل بمنزلہ عقارب و حیات و سباع ضاریات ہو اوس سی خیر کی امید نہین ہے اور اوسکی شر سے بچا جاتا ہی سو اگر یہ قدرت نہین ہی کہ ملتحق با فق ملائکہ ہو تو اس سی بھی

حذر کرنا چاہیے کہ درجہ بہائم وجمادات سی اور تر کر مراتب مار و کژدم و درندہ
گزندہ زبان رسان مین نازل ہو پہر اگر نفس اسکا اس بات پر راضی ہی کہ
اعلی علیین سی نزول کری تو اسپر تو ہر گز راضی ہونا نچاہیے کہ اسفل سافلین
مین جا گری شاید کہ اس صورت مین کفافا ناجی ہو نہ نفع مین رہے اور نہ
نقصان مین پڑے اب یہ چاہیے کہ دن کی روشنی مین مشغول ہو مگر اوسی کام
مین جو اوس کی معاد یا معاش مین سودمند ہو اور اوس سی بی نیاز نہو سکی یا
اوس سی اپنی معاد و معاش پر مدد لی سکی پہر اگر قائم بحق و دین با وجود مخالطت
مردم نہو سکی اور سالم نہ رہ سکی تو پہر ایسے شخص کے لیے یہ بہتر ہے کہ عزلت اختیار
کری کہ اسی مین اوسکی نجات و سلامتی ہی پہر اگر عزلت مین بہی وسوسی وسکو
طرف خلاف مرضی خدا کے کہینچین اور وظائف عبادات سی و دادنکی قلع و
قمع پر قدرت نپای تو پہر نوم اختیار کری کہ یہ اوسکی اور ہماری حق مین احسن
احوال ہی اذا عجزنا عن الغنیمة رضینا بالسلامة فی الهزیمة جس شخص کی دین
کی سلامتی اوس کی حیات کی تعطیل مین ہے اوسکا حال احسن ہے کیونکہ
خواب برادر مرگ ہی اور مرگ تعطیل حیات و التحاق بالجمادات ہے

آداب استعداد کی واسطی سائر صلوات کی

زوال سی پہلی نماز ظہر کی لیے مستعد ہو اگر رات کو قیام کیا ہو یا کسی کار خیر مین
جاگا ہو تو قیلولہ کرلی کہ آہین قیام لیل پر معونت ہوتی ہے جس طرح کہ سحور مین صیام

نماز پر مصروف ہوتی ہی اور قیلولہ کرنا بغیر قیام شب کی ایسا ہی جیسے کوئی
سحور بغیر صیام نماز کی کری جب قیلولہ کیا تو اب زوال سی پہلی بیدار ہو اور وضو
کر کی مسجد مین حاضر ہو اور تحیۃ المسجد پڑھکر انتظار اذان کا کری اور اذان سنے
جواب دی پھر کھڑے ہو کر چار رکعت عقیب زوال پڑھے حضرتؐ ان رکعات
مین تطویل کرتی اور فرماتی تھی کہ اسوقت دروازی آسمان کے کہلتے ہین
مین چاہتا ہون کہ میرا عمل صالح اس وقت مین اوپر جاے اور یہ چار رکعت
قبل ظہر کی سنت موکدہ ہین پھر نماز فرض ہمراہ امام کی ادا کری پھر بعد فرض
کے دو رکعت پڑھے یہ رکعتین منجملہ رواتب ثابتہ کے ہین اور مشغول ہو عصر
تک مگر تعلم علم یا اعانت مسلم یا قرارت قرآن یا سے معاش مین جس سے
اپنے دین پر استعانت لی پھر عصر سے پہلی چار رکعت پڑھی یہ سنت موکدہ ہین
حضرتؐ نے فرمایا ہے رحم اللہ امرءً صلی قبل العصر اربعا تو اب اسمین جہد کرنا
چاہیے کہ حضرتؐ کی دعا اسکو بھی پہونچی اور بعد عصر کی مشغول ہو مگر شغل آج
مین اوقات کا مہمل رکھنا ٹھیک نہین ہی بلکہ ہر وقت مین کیفما اتفق مشغول رہے
بلکہ یہ چاہیے کہ نفس کا حساب لی اور اوراد و وظائف لیل و نہار کو ترتیب دے
اور ہر وقت کی لیے ایک شغل معین فرمائی کہ اسوقت وہی کام کری اور اس سی تجاوز
طرف ماسوا کی نکری اس سی برکت اوقات کی ظاہر ہوتی ہے اور جب نفس کو
مثل بہائم کے مہمل چھوڑ دیا اور نہ جانا کہ کسوقت کون سا شغل کرنا چاہیے

تو اکثر اوقات برباد ہوگی اور عمر فوت ہوگی حالانکہ راس المال یہی عمر ہی
اور اسی پر تجارت ہوتی ہے اور اسی سے نعیم دار الابد تک اسد پاک کی جوا
مین پہونچنا ہوتا ہے ہر نفس انسان کی انفاس مین سی ایک جوہر بیقیمت ہے
جسکا بدل نہین ہی جب وہ فوت ہوگیا تو اب جمقا مغرورین کی طرح یہی ہونا
سمجا ہے کہ ہر دن زیادت اموال پر خوش ہوتی ہین حالانکہ اونکی عمر گہٹتے
جاتی ہے مال کی بڑہنے اور عمر کے گہٹنے مین کیا خیر وخوبی ہی خوشی کی بات
تو یہ ہی کہ علم نافع یا عمل صالح بڑہے کہ یہ دونون آدمی کے رفیق وصاحب
ہین قبر مین جبکہ اہل ومال وولد واصدقا اوسکو چھوڑکر پیچے رہجاتی ہین
انتہے اس بارہ مین رسالہ عمارۃ الاوقات ہادی مرشد ہی اوسکا مطالعہ کرنا
چاہیے پہر جب سورج زرد پڑجائی تو یہ جہد کرے کہ قبل غروب کی مسجد مین آئے
اور تسبیح واستغفار مین مشغول ہو اس وقت کی فضیلت مثل فضیلت ماقبل
طلوع کی ہی قال اللہ تعالی وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل غروبہا
سورج کے ڈوبنے سے پہلے والشمس وضحاہا والليل اذا يغشى ومعوذتين پڑہے
اور استغفار مین ہو جبکہ سورج ڈوبی پہر جب اذان سنی تو جواب دی اور یہ کہے
اللھم ھذا اقبال لیلک وادبار نہارک واصوات دعاتک فاغفرلی
اور بعد ختم جواب اذان کی دعائے وسیلہ مانگی پہر نماز فرض پڑہے اور بعد اوسکے
دو رکعت قبل تکلم کے راتبہ مغرب ادا کری اور اگر چار رکعت پڑہی تو یہ بہی سنت ہے

اور اگر ہو سکی تو نیت اعتکاف کی مشارکت کرلی اور مابین عشائین کو نماز سی
زندہ رکھی کہ اس کی فضیلت بی حساب آئی ہی اور یہی ناشیۃ اللیل ہی کیونکہ
اول نشأۃ ہے اسی کو صلوۃ الاوابین کہتی ہین حضرت سے اس آیت کو
پوچھا تتجافی جنوبہم عن المضاجع فرمایا یہ نماز ہے درمیان عشائین کے
یہ نماز ملغیات اول و آخر روز کو دور کردیتی ہے ملغیات جمع ہے ملغاۃ کی
مشتق لغو سی پہر جب وقت نماز عشا کا داخل ہو فرض سے پہلی چار رکعت
پڑہے واسطی احیاء مابین اذانین کی کہ اسکی فضیلت بہت آئی ہے
حدیث مین فرمایا ہے کہ دعا درمیان اذان و اقامت کی رد نہین ہوتی پہر
نماز فرض پڑہے اور دو رکعت راتبہ بجا لائی اور ان مین الم سجدہ اور تبارک
یا سورہ یٰسین و دخان پڑہے یہ پڑہنا حضرت سے ماثور ہی اسکی بعد چار
رکعت پڑہے حدیث میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہی پہر تین رکعت وتر اوا کری
دو سلام یا ایک سلام سی حضرت وتر مین سورہ سبح اسم ربک الاعلی اور
قل یا ایہا الکافرون و اخلاص و معوذتین پڑہتے تہی پہر اگر عزم قیام لیل کا ہو
تو وتر کو موخر کری تاکہ وتر آخر نماز شب ہو پہر مذاکرہ علم یا مطالعہ کتاب مین
مشغول ہو اور لہو و لعب میں اشتغال نکری تاکہ یہ امر خاتمہ اعمال کا قبل نوم ہو
فان الاعمال بخواتیمہا

ملہ درکعتین اول ما فی کو ایک اور رکعت اور ثابت ہیں ۱۲

	آداب نوم	

جب ارادہ سونے کا کرے تو فراش رو بقبلہ بچھائے اور دست راست پر سوئے جس طرح کہ مردہ لحد مین سوتا ہے اور جان لے کہ نوم مثل موت کے ہے اور بیداری مثل بعث کی اور شاید اللہ رات مین اوسکی روح کو قبض کرلے اس لیے اللہ کی لقاء کی لیے مستعد رہے اس طرح کہ طہارت پر سوئے اور وصیت لکھی ہوئی زیر سر رہے اور سب گناہون سے تائب ہوکر خواب کرے اور مستغفر ہو اور یہ عزم رکھے کہ پہر عود طرف معصیت کی نکریگا اور ارادہ خیر کا ساتھہ سب مسلمانون کے رکھے اگر اسی خواب سے امہ نہ اٹھے اور یاد کرے کہ اسی طرح عنقریب لحد مین لیٹیگا یکتا و تنہا سوا عمل کے کوئی ساتھہ نہو گا اور بجز اپنی سعی کی کوئی جزا نہ ملیگی اور بتکلف فرش بچھا کر سونا نچاہیے کہ خواہی نخواہی غنید آسے اس لیے کہ نوم تعطیل حیات ہے مگر یہ کہ کسی پر بیداری وبال ہو کہ اوس وقت نوم سلامتی دین کی ہوتی ہے فائدہ رات دن ۲۴ گھڑی کا ہوتا ہے سو رات دن مین آٹھہ گھڑی سے زیادہ نسوئے کہ اتنا بس ہے مثلا اگر ساٹھہ برس جیا تو بیس برس سونے مین گئے یہ ایک تہائی عمر ہوئی سوتے وقت مسواک و آب وضو رکھہ لے اور قیام لیل یا قیام پیش قبل صبح کے عزم کرے اور دو رکعت جوف لیل مین پڑہنا ایک گنز ہے کنوز بر سے اب چاہیے کہ موت سے خزانی روز فقر کے لیے جمع کر رکھے کیونکہ بعد موت کی کنوز دنیا کچھہ کام نہ آئینگی وقت نوم کے یون کہے باسمک ربی وضعت جنبی وباسمک

ارفعه فاغفرلی ذنبی اللهم قنی عذابك یوم تبعث عبادك اللهم
باسمك احیی واموت اللهم انت خلقت نفسی وانت توفاها لك
محیاها ومماتها ان امتها فاغفرلها وارحمها وان احییتها فاحفظها
بما تحفظ به عبادك الصالحین اللهم انی اسألك العفو والعافیة ونحو
ذلك پہر آیۃ الکرسی اور آمن الرسول تا آخر سورۂ اخلاص ومعوذتین سورۂ
تبارک پڑہے اور جب نیند آئی تو چاہیے کہ ذکر خدا وطہارت پر ہو جو کوئی
ایسا کرتا ہی اوس کی روح عرش تک جاتی ہے اور وہ جبتک جاگیگا تبتک
مصلی لکہا جاویگا پہر جب خواب سی جاگی تو وہی کام کری جسکا ذکر پہلی ہو چکا ہے
اور باقی عمر مین اسی ترتیب پر مداومت رکہی اگر یہ مداومت شاق گذری تو
جس طرح بیمار تلخی دوا پر بانتظار شفا صبر کرتا ہے اوس طرح صبر کری اور اپنی
کوتاہی عمر مین فکر کری کہ اگر سو برس زندہ رہا تو یہ مدت بنسبت مقام
دار آخرت کی نہایت قلیل ہے کیونکہ آخرت ابد الآباد ہی اور تامل کرے کہ
وہ طلب دنیا مین کیونکر ایک ماہ یا ایک سال تحمل مشقت کا بامید راحت بیست
سال مثلا کرتا ہی پہر کیون نہین ان ایام قلائل میں بامید راحت ابد الآباد
تحمل کر سکتا ہی طول امل نکری کہ اس سی عمل ثقیل ہو جاتا ہے اور قرب موت
کا اندازہ کری اور اپنے جی مین کہی کہ مین آج مشقت اوٹہاتا ہون شاید
آج کی رات مر جاؤن اور آج کی رات صبر کرون شاید کل مر جاؤن کیونکہ

موت کسی وقت مخصوص اور حال مخصوص وسن مخصوص مین ہجوم نہین کرتی
ہے وہ تو ضرور ہی آئیگی اسلیے مستعد ہونا واسطی اوسکی اولی ہی مستعد
ہونی سی واسطی دنیا کی اور یہ بات معلوم ہے کہ مین دنیا مین نرہونگا مگر
تہوڑی مدت اور شاید کہ میری اجل مین باقی ہو مگر ایک ہی دن یا ایک ہی
نفس غرضکہ اسکو اپنے جی مین ہر دن مقدر کری اور نفس کو تکلیف صبر کی
طاعت خدا پر یوماً فیوماً دی کیونکہ اگر پچاس برس کا رہنا مقدر کریگا اور
اوسکو صبر طاعت خدا پر دیگا تو نفس نافرو مستعصی ہوگا لکن اس کام کی کرنی
سے وقت موت کی ایسی فرحت ہوگی جس کی انتہا نہین اور اگر تسویف و
مساہلت کی اور ایسے وقت مین موت آگئی کہ گمان بہی نہ تہا تو وہ حسرت
ہوگی جسکا پایان نہین وعند الصباح یحمد القوم السری وعند الموت
یاتیک خبر العقبی ولتعلمن نبأہ بعد حین اب بعد ارشاد ترتیب اوراد کے
کیفیت وآداب نماز وروزہ وقدوہ وجماعت وجمعہ معلوم کرنا چاہیے۔

آداب نماز کی

بعد فراغ کے طہارت خبث وطہارت حدث سی بدن وجامہ ومکان مین
اور بعد ستر عورت کی ناف سی زانو تک روبقبلہ کہڑا ہو درمیان دونون قدم
کے کشادگی رکہے اس طرح پر کہ باہم نہ ملین اور سیدہا کہڑا ہو کر قل اعوذ برب الناس
واسطی تحصن کی شیطان رجیم سی پڑہے اور دل کو حاضر کری اور وسواس سی خالی

رکهی اور دیکهی کہ مین کسکی سامنے کهڑا هوتا هون اور کس سی مناجات کرتا هون اور اس سی شرمائی کہ مین اپنی مولی کی ساتهہ قلب غافل اور سینہ پر وسوس دنیا اور خبائث شهوات سی مناجات کرون اور جانلی کہ اللہ تعالی اوسکی سریرت پر مطلع هی اور اوسکی دل کی طرف نظر کر رہا ہے اور اللہ اوسکی نماز اوسی قدر قبول کریگا جتنا خشوع و خضوع و تواضع و تضرع نماز مین هوگا اللہ کی عبادت یون کری کہ گویا اوسکو دیکهہ رہا ہے اور اگر تمہین دیکهتا ہے تو وہ تو ضروری اسکو دیکهتا ہے پهر اگر دل حاضر نہوا اور جوارح ساکن نہون تو یہ اوس کی معرفت کا قصور هی اللہ تعالی کے جلال سی جی مین یہ بات مهرائی کہ ایک نیک مرد آبرودار اوس کی گهر والون مین سے اوس کی طرف دیکهہ رہا ہے کہ کیسی نماز پڑهتا ہے اس دم دل اوسکا حاضر اور جوارح اوس کے ساکن هوجائینگی اب طرف نفس کی رجوع کرکے یون کہی کہ ای نفس بد کار تجهے اپنے خالق سے شرم نہین آتی کہ تو نی ایک بندہ ذلیل کی اطلاع کو اللہ کے بندون مین سی جی مین ٹهرایا کہ وہ تجهے جهانک رہا ہے حالانکہ اوس کی ہاتهہ مین نہ تیرا نفع ہے اور نہ نقصان تیری جوارح اوس کی لیے خاشع هوئی اور تیری نماز اوس کی لیے حسین هوگئی حالانکہ تو جانتا ہے کہ اللہ تجهہ پر مطلع ہے اور تو اوس کی عظمت کی لیے خشوع و فروتنی نہین کرتا کیا اللہ تعالی تیرے نزدیک اس بندہ سی بهی کمتر ہے تیرا طغیان و جہل کتنا شدید هی اور تیری

دشمنی ساتهه نفس کی کس قدر رہتی ہی غرضکہ دل کو ان حیلون سی معالجہ کری
شاید وہ نماز مین ہمراہ تیری حاضر ہو کیونکہ نماز سی اوتنا ہی حصہ ملتا ہے
جو سمجھکر پڑہی ہی اور جو غفلت و سہو کے ساتهه ہوتی ہے وہ سخت محتاج استغفار
و تکفیر کی ہی پہر جب دل حاضر ہوا تو اب اقامت کہنا نچھوڑے اگرچہ تنہا ہے
اور اگر انتظار حضور جماعت کا ہو تو اذان دی پہر اقامت کہے اور وقت
اقامت کی نیت کری اور دل مین یہ کہے کہ مین فریضہ ظہر ادا کرتا ہون اور یہ
نیت وقت تکبیر تحریمہ کی دل مین حاضر ہو قبل فراغ کے تکبیر سے یہ نیت غائب
نہو پہر وقت تکبیر کے دونون ہاتهہ اوٹھاوی بعد ارسال کی اوگاہ دو دوش
تک اور دونون مبسوط ہون اور انکی انگلیان کہلی ہوئی ہون تکلف
ضم اصابع نکری اور نہ تفریق پہر دونون ہاتهہ یون اوٹھاوی کہ دونون ابہام
مقابل ہر دو نرمہ گوش ہون اور سر انگشتان دونون کانون سی اونچی ہون
اور ہر دو کف دست محاذی منکبین ہون پہر جب اپنی جگہہ مین ٹہیر جائین تو
تکبیر کہے اور آہستہ اونکو نرمی کی ساتهہ چھوڑدی اور وقت رفع و ارسال کے
سامنے اور پیچھے دفع نکری اور نہ اونکو داہین بائین جھٹکے جب دونون ہاتهہ
چھوڑدیے تو اب نئے سر سے اونکو طرف سینہ کی اوٹھاوی اور دست راست
کا اکرام کری یون کہ اوس کو دست چپ پر رکہی اور انگشتان دست راست
کو طول ذراع دست چپ پر پہیلا دے اور اون سی پہونچا پکڑے اور بعد تکبیر کے

اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا کہے پھر وجہت

وجہی تا آخر جو روایت پڑہے پھر لعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے پھر

فاتحہ سا تہہ تشدیدات کی پڑہے اور فرق کرنی مین درمیان ضاد وظا

کے اندر نماز کل جہد بجا لاوی پھر آمین کہے اور اوس کو ولا الضالین سے

نملاوی اور نماز صبح ومغرب وعشا مین جہر بالقرات کری اپنی دو رکعت اول

مین مگر یہ کہ ماموم ہو اور آمین کو پکار کر کہے اور نماز صبح مین بعد فاتحہ کے

کوئی سورت منجلہ طوال مفصل کے پڑہے اور مغرب مین قصار اور ظہر وعصر

مین اوساط پڑہے جیسے والسما ذات البروج اور جو سورتین قریب اس کے

ہین اور صبح کو سفر مین قل یا ایہا الکافرون وقل ہو اللہ پڑہے اور آخر سورت کو تکبیر رکوع

سے نملاوی بلکہ بقدر سبحان اللہ دونون مین فاصلہ کری اور ساری قیام

مین سرنگون اور نیچی نگاہ مصلے پر رکہے کہ یہ آنع ہے واسطے ہم کے اور لائق

تر تجمع دل ہی اور التفات کرنی سے طرف یمین وشمال کے اندر نماز کے

بچی پھر رکوع کری اور دونون ہاتہہ اوٹہائی جس طرح کہ پہلی بتایا ہے اور

تکبیر کو انتہائے رکوع تک دراز کری پھر دونون ہتیلیان دونون گہٹنون پہ

جائی اور انگلیان پہیلی ہوں اور دونون گہٹنے کہڑے رکہے اور پشت کو دراز

کری اور گردن وسر برابر رکہے ایک صفیحہ کی طرح اور دونون کہنیون کو دونون

پہلو سے الگ کری اور عورت اس طرح نکرے بلکہ بعض کو بعض سے ملا لے

اور تین بار سبحان ربی العظیم و بحمدہ کہی اور اگر تنہا ہو تو سات یا دس
بار کہنا اچھا ہی پہر سر اوٹھا کر برابر کھڑا ہو یعنی سیدہا نہ ٹھہرا اور دونون ہاتہ
سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہوا اونچی کری جب برابر کھڑا ہو جائے تو کہے ربنا
لک الحمد ملأ السموات وملأ الارض وملأ ما شئت من شئ بعد اور اگر فریضہ
صبح مین ہو تو دوسری رکعت مین وقت اعتدال کی رکوع سے قنوت پڑہے
پہر تکبیر کہتا ہوا سجدہ کری ہاتہ نہ اوٹہائے اور پہلی زمین پر دونون گہٹنے
رکہے پہر دونون ہاتہ پیشانی کہلی ہوئی پہر ناک مع پیشانی رکہے اور دونون
کہنیان دونون پہلو سے جدا رکہے اور شکم کو دونون رانون سے الگ کری
اور عورت اس طرح نکرے پہر دونون ہاتہ زمین پر رکہے برابر دونون
دوش کی اور ذراعین کو زمین پر نہ بچہائے اور تین بار سبحان ربی الاعلی
کہی یا سات یا دس بار اگر اکیلا ہو پہر سجدہ سے تکبیر کہتے ہوئے سر اوٹہائے
اور برابر بیٹہے اور بائین پاؤن پر نشست کری اور داہنا قدم کھڑا رکہے
اور دونون ہاتہ ران پر رکہی اور انگلیان پہلی ہون اور کہے رب اغفرلی
وارحمنی وارزقنی واہدنی واجبرنی وعافنی واعف عنی
پہر اسی طرح دوسرا سجدہ کری پہر برابر ہو کر بیٹہ جائی اس جلسہ استراحت
کو ہر رکعت مین کری جسمین کہ تشہد نہین ہے پہر کھڑا ہو اور دونون ہاتہ
زمین پر رکہے اور ایک کو پاؤن مین سی حالت ارتفاع مین مقدم نکرے

اور تکبیر ارتفاع کو وقت قرب کی حد جلسۂ استراحت سی ابتدا کری اور اوسکو
منتصف ارتفاع تک تا قیام کھینچے اور یہ جلسہ خفیف و مختلف ہو اور دوسری
رکعت پہلی رکعت کی طرح پڑہے اور ابتدا مین اعادہ تعوذ کا کری پہر دوسرے
رکعت مین واسطے تشہد اول کی بیٹھے اور دست راست کو جلوس تشہد اول
مین فخذ یمینے پہ رکہی اصابع منقبض ہون مگر مسبحہ و ابہام کہ انکو چہوڑ دے
اور مسبحہ یمنی سی نزدیک الا الله کہنی کے اشارہ کرے نہ نزدیک لا الٰہ کے اور
دست چپ کو فخذ یسری پر منشورۃ الاصابع رکہے اور بائیں چپ پر اس تشہد
مین بیٹھے جس طرح کہ درمیان ہر دو سجدہ کے بیٹھتا ہے اور تشہد اخیر مین
متورک ہو یعنی سرین پر نشست کری اور بعد درود شریف کی دعای معروف
کا استعمال کری اور ورک ایسر پر بیٹھے اور پائی چپ کو اپنے نیچے سے
باہر نکالی اور قدم یمنی کو کہڑا رکہے پہر بعد فراغ کے کہے السلام علیکم و رحمۃ الله
دو بار ہر دو جانب اور اس طرح التفات کرے کہ رخسار اوس جانب کا نظر آوے
اور نیت باہر آنی کی نماز سے کری اور دونون طرف سلام پہیری بہ نیت ملائکہ
و مسلمین یہ ہیئت نماز منفرد کی ہی اور عماد نماز خشوع و حضور قلب ہے ہمراہ
قرارت و ذکر بالفہم کے حسن بصری کہتے ہین جس نماز مین دل حاضر نہین ہوتا
ہے وہ اسرع الی العقوبت ہوتی ہی اور حدیث مین آیا ہے کہ بندہ نماز
پڑہتا ہے اور نہین لکہی جاتی اوس کی لیی سدس اور نہ عشر لکہا وتین نماز کی

جاتی ہے جتنی اوس نی سمجھکر پڑھی ہے

آداب امامت وقدوت کی

امام کو چاہیے کہ نماز کو ہلکا کری انس کہتی ہین ما صلیت خلف احد صلاۃ اخف ولا اتم من صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جبتک موذن اقامت سی فارغ ہو اور صفین برابر ہو جائین تب تک تکبیر نکہے اور تکبیرات کو باواز بلند کہے اور ماموم اتنی آواز سے کہے کہ خود سن لی امام نیت کری امامت کی تاکہ فضل ہاتھ آوے اگر اوس نی یہ نیت نہین کی ہے تو قوم کی نماز ہوگئی بسبب نیت اقتدا کی اور اونکو فضل قدوہ کا ملگیا اور دعا استفتاح وتعوذ کو چپکی کہے مثل منفرد کے اور فاتحہ وسورت کو تمام نماز صبح اور دو رکعت اول مغرب وعشا مین جہر سے پڑہے اسی طرح منفرد اور آمین جہر سے کہے جہریہ مین ایسی طرح ماموم اور ماموم اپنی تامین امام کی تامین سے ملاوے معانہ تعقیبا اور امام بعد فاتحہ کے سانس لینی کو سکتہ کری اور ماموم فاتحہ کو جہریہ مین اس سکتہ کے اندر پڑہے تاکہ امام کی پڑہنے کو سن سکی اور ماموم جہریہ مین کوئی سورت نہ پڑہے مگر اوسی دم کہ آواز امام کی نہ سنتا ہو اور امام رکوع وسجدہ مین تین تسبیح سی زیادہ نکہے اور تشہد اول مین اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد پر زیادہ نکری اور دو رکعت اخیر مین فاتحہ پر اقتصار کری اور قوم پر تطویل نکرے اور نہ دعا تشہد اخیر مین بقدر تشہد وصلوۃ پر زیادت کری

اور امام وقت تسلیم کی نیت سلام کی قوم سے کری اور قوم اپنی تسلیم
جواب کی کری اور بعد فراغ کی سلام سے امام ایک ساعت سیری او
لوگون کی طرف متوجہ ہو اور التفات نکرے آگے پیچھے اوسکے تو یمین ہو
تا کہ او لاوہ پہیر کرچلی جائین اور جب تک امام نہ اوٹہی کوئی شخص قوم میں
نہ اوٹہی اور امام کو اختیار ہے کہ چاہے داہنی طرف پہیری یا بائین طرف ا
یمین احب ہی اور امام اپنی جان کو ساتہ دعا کی قنوت مین خاص نکر
بلکہ یون کہی اللہم اہدنا الخ اور قنوت جہری پڑہی اور قوم آمین کہی
ہاتہ نہ اوٹہاوی کہ یہ اخبار سے ثابت نہین ہے اور ماموم بقیہ قنوت ا
تقضی ولا یقضی علیک پڑہی اور ماموم اکیلا نہ کہڑا ہو بلکہ صف مین داخل
ہوجاوے یا کسیکو اپنی طرف کہینچ لی ماموم کو نچاہیے کہ افعال مین امام
مقدم یا مساوی ہو بلکہ چاہیے کہ متاخر رہے اور رکوع کی لیی تبتکی
اوسی وقت کہ امام حد رکوع تک پہونچ جاوی اور نہ سجدی کو جہکے
کہ ماتہا امام کا زمین سے نہ لگے

آداب جمعہ کی

جمعہ مومنین کی عید ہی اور ایک یوم شریف ہی کہ اللہ نی اس امت کو
ساتہ خاص کیا ہے اس دن مین ایک ساعت مبہم ہی کوئی بندہ
اوس ساعت کی موافق نہین ہوتا اور اللہ سی اپنی حاجت اوس گہڑی

ہے لیکن اللہ وہ حاجت اوس کی اوسکو عطا کرتا ہے لہذا یہ چاہیے کہ جمعرات
سے جمعہ کی لیے طیاری کرے کپڑے تنظیف ہون سہ پہر پنجشنبہ کو بہت سی
استغفار و تسبیح کرے کہ یہ ساعت فضل مین برابر ساعات یوم الجمعہ کے
ہے اور صوم جمعہ کی نیت کرے لیکن ہمراہ شنبہ یا پنجشنبہ کی اس لیے کہ تنہا
یوم جمعہ کی صوم سے نہی آئی ہے جب صبح طالع ہو تو نہائے کہ غسل جمعہ کا
واجب ہے ہر محتلم پر یعنی ثابت ہو کہ ہے پھر سفید کپڑے پہنے کہ یہ احب ثیاب ہے
طرف اللہ کی اور جو عطر بہتر سے بہتر موجود ہو وہ ملے اور تنظیف بدن مین
مبالغہ کرے حلق و قص و تقلیم و سواک و سائر انواع نظافت و تطییب رائحہ سے
پھر سویرے سے طرف جامع مسجد کے جائے اور آہستگی و سکینہ و وقار سے چلے
حضرت نے فرمایا ہے جو کوئی ساعت اولی مین گیا اوسنے گویا ایک بدنہ قربانی
کیا اور جو دوسری ساعت مین گیا گویا اوسنے ایک گاو قربانی کی اور جو
تیسری ساعت مین گیا اوسنے گویا ایک کبش قربان کیا اور جو چوتھی ساعت
مین گیا اوسنے گویا ایک مرغ قربان کیا اور جو پانچوین ساعت مین گیا اوسنے
گویا ایک انڈا قربان کیا پھر جب امام باہر نکلتا ہے تو صحیفے لپیٹ لیے جاتے ہین
اور اقلام اوٹھا لیے جاتے ہین اور فرشتے پاس منبر کے ذکر سننے کو جمع ہو جاتے
ہین کہتے ہین کہ لوگ اپنی قرب مین وقت نظر کرنے کی طرف وجہ کریم حقتعالی
کی بقدر بکور الی الجمعہ کی ہونگے پھر جب جامع مسجد مین داخل ہو تو صف اول

طلب کری اگر لوگ فراہم ہو چلی ہون تو اون کی گردنون کو پامال نکری
اور نہ اون کی سامنے سے نکلی کہ وہ نماز پڑہتے ہون بلکہ قریب کسی ستون
یا دیوار کی بیٹہ جائے تا کہ اس کی سامنے سی لوگ گذر نکرین اور جب تحیت نپڑ
ہوی نہ بیٹہے بہتر یہی کہ چار رکعت پڑہے ہر رکعت مین پچاس بار سورۂ اخلاص
پڑہے حدیث مین آیا ہے جو کوئی ایسا کریگا وہ نمریگا یہان تک کہ اپنی جگہہ
جنت مین دیکہیگا یا کوئی دوسرا اوس کے لیے دیکہیگا تحیت کا ترک کرنا نچاہیے
اگرچہ امام خطبہ پڑہتا ہو اور سنت یہی کہ ہر چار رکعت مین سورۂ انعام
و کہف وطٰہٰ ویس پڑہے اگر قادر نہو تو یس و دخان والم سجدہ و سورۂ ملک
پڑہی اور پڑہنا اس سورت کا شب جمعہ مین ترک نکری کہ اسمین فضل کثیر ہی
اور جو شخص کہ یہ کام اچہی طرح نکر سکی تو وہ سورۂ اخلاص و درود خاص
اس دن مین کثرت سے پڑہے جب امام باہر آئی تو نماز و کلام قطع کر کے
جواب موذن مین مشغول ہو پہر خطبہ سنی اور اوس سی نصیحت پکڑے اور وقت
خطبہ کی بالکل بات نکری حدیث مین آیا ہے جسنے کہا اپنی صاحب سی اور امام
خطبہ پڑہتا تہا کہ چپ رہ اوسنی لغو کیا اور جسنی لغو کیا اوسکا جمعہ نہین ہے
یعنی اس لیے کہ یہ کہنا کہ چپ رہ کلام ہی لہذا چاہیے کہ اپنی غیر کو اشارہ سی
منع کری نہ لفظ سی پہر امام کا مقتدی بنی جس طرح پہلے بتا دیا ہے پہر جب نماز
جمعہ سی فارغ ہو اور سلام پہیری تو بات کرنی سے پہلے سات بار فاتحہ اور

سات بار اخلاص اور سات بار معوذتین پڑہے کہ یہ اوسکو اس جمعہ سی دوسرے جمعہ تک محفوظ رکھیگا اور شیطان سی حرز مین ہوگا پہر کچہہ دعا کری پہر بعد جمعہ کے دو یا چار یا چہہ رکعت دوگانہ پڑہے کہ یہ سب حضرت سی بحوال مختلفہ مین مروی ہین پہر مسجد مین مغرب تک یا عصر تک رہی اور ساعت شریفہ کی اچہی تاک لگائی کہ وہ ساری دن مین مبہم رہے شاید یہ اوسکو پا لی اور اوسوقت الله کی لیے خشوع وتضرع مین ہو اور جامع کی اندر مجالس خلق ومجالس قصاص مین حاضر نہ ہوے

صدای شہر دو اعظ کہ لب باز شدہ است ۔ رہین گوش گرانی کہ داشتم دارم

بلکہ مجلس علم نافع مین حاضر ہو کہ یہ علم تجہکو الله تعالی جل شانہ سے خائف ترکریگا اور تیری رغبت کو دنیا مین گہٹائیگا کیونکہ جو علم انسان کو دنیا سے چہڑا کر طرف آخرت کی نلاوے وس سی جہل اعود ترہے فاستعذ بالله من علم لا ینفع ف کثرت دعا کی وقت طلوع و وقت زوال و وقت غروب و وقت اقامت اور نزدیک چڑہنے امام کے منبر پہ اور وقت کہڑی ہونی لوگون کی نماز کو چاہیے کیونکہ ساعت شریفہ بعض ہین ان اوقات کے ہوا نتے مین کہتا ہون کہ مظنہ اغلب واسطی ساعت اجابت کی دو وقت ہین ایک صعود امام سی منبر پہ تا سلام نماز دوم قبیل مغرب تا غروب والله اعلم ف یہ بہی خبر کری کہ بقدر مقدرت اس ون ان مین صدقہ دی اگرچہ قلیل ہو کہ

اس ہی نماز و روزہ و تصدقہ و قرارت و ذکر و اعتکاف و رباط سب جمع ہوتا
ہے اور اس دن کو منجملہ اسبوع کی خاص واسطی اپنی آخرت کے کرلی تاکہ
بقیہ ہفتہ کا کفارہ ہو جای

آداب صیام کی

ینچاہیے کہ فقط رمضان کی روزون پر اقتصار کرے اور تجارت نوافل و
کسب درجات عالیہ فرادیس کو ترک کردی بہر اوس دن صائمین
کی طرف نظر کرکے حسرت کری جس طرح کہ ایک چمکتے تاری کی طرف
دیکھتا ہے کیونکہ وہ اوس دن اعلی علیین مین ہونگی ف ایام فاضلہ کی
فضل و شرف کی اخبار شاہد ہین اور اون دنون مین روزہ رکہنا موجب
جزالت ثواب کا ہے ایک یوم عرفہ ہی واسطے غیر حاجی کی دوم یوم عاشورا
ہے سوم عشر اول ذیحجہ ہی چہارم عشر اول محرم ہے پنجم رجب ہی ششم شعبان
ہے ہفتم صوم اشہر حرم یعنی ذیقعدہ و ذیحجہ و محرم و رجب ہی ایک فردی اور
تین سردیہ صوم سال تمام کی ہین اور منجملہ فضائل کے ہین ربع مہینا سو
اول و اوسط و آخر اوہی اور ایام بیض ۱۳ ۱۴ ۱۵ اور ہفتہ مین ایک دن
دوشنبہ کا ہی دوم پنجشنبہ کا سوم جمعہ کا ہفتہ بہر کے گناہ صوم دوشنبہ و پنجشنبہ
و جمعہ سی مکفر ہوجاتی ہین اور مہینا بہر کے گناہ صوم یوم اول و یوم اوسط
و یوم آخر اور ایام بیض سے مٹ جاتی ہین اور سال بہر کے گناہ صیام سے

ان ایام و اشہر مذکورہ کی مکفر ہو جاتی ہین ف جب روزہ رکھی تو یہ گمان نکری کہ روزہ عبارت ہے ترک طعام و شراب و وقاع سی فقط کیونکہ حضرت نے فرمایا ہی کہ بہت سی روزہ دار ہین جنکو کچھہ فائدہ روزی سی نہین ہے مگر بہوک و پیاس بلکہ تمام صیام یہ ہے کہ ساری جوارح کو مکروہات خدا سی روکے بلکہ یہ چاہیے کہ آنکھہ کو نظر کرنی سی طرف مکارہ کی اور زبان کو گفتگوی لاعنی سے اور کان کو محرمات کی سننے سے محفوظ رکھے سننے والا شریک گوئندہ ہوتا ہے اور دو مغتاب مین سی ایک غیبت کرنے والا ہوتا ہے اسی طرح سارے جوارح کو جیسے کہ بطن و فرج کو روکتا ہے روکی خبر مین آیا ہے کہ پانچ چیزین ہین جو صائم کو مفطر کر دیتی ہین کذب و غیبت و نمیمہ و نظر بشہوت اور یمین کاذبہ اور فرمایا ہے کہ روزہ سپر ہی تم مین جب کوئی روزہ دار ہو تو نہ رفث کری اور نہ فسق اور نہ جہل اور اگر کوئی آدمی اوس سے مقابلہ کرے یا گالی دی تو کہدی کہ مین روزہ دار ہون ف پہر یہ کوشش کری کہ روزی کو طعام حلال پر افطار کری اور کثرت سی نکہائے کہ بسبب صوم کے اکل ہر شب پر پڑہجای اور کچھہ فرق نہین ہے جبکہ پورا وہ کہانا کہایا جس کی عادت تہی ایک بار یا دو بار ہین کیونکہ مقصود روزی سے یہ تہی کہ شہوت ٹوٹی اور قوت ضعیف ہو تا کہ تقوی پر قوت حاصل ہو اور جب وہ کہانا کہا لیا جو فوت ہوا تہا تو تدارک مافات کر لیا اب ایسی روزی مین کیا فائدہ ہی حالانکہ

معدہ ثقیل ہوگیا اسمر کو کوئی برتن شکم سیر سے بڑھکر دشمن نہین ہے اگرچہ
حلال سے ہو پھر حرام کا کیا ذکر ہے اورجب یہ معنی صوم کے پہچان لیے تو آ
جہان تک ہو سکے کثرت سے روزے رکھے کہ صوم اساس عبادات و
مفتاح قربات ہے حضرت نے کہا ہے قال اللہ تعالی کل حسنة بعشر امثالہا
الی سبعمائة ضعف الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ اور فرمایا ہے قسم ہے
اوسکی جسکے ہاتھ مین ہے جان میری کہ بدبو دہن صائم کی اطیب ہے نزدیک
کے بوئے مشک سے اللہ فرماتا ہے انما یذر شہوتہ وطعامہ وشرابہ من اجلی
والصوم لی وانا اجزی بہ اور فرمایا ہے جنت کا ایک دروازہ ہے جسکو ریان کہتے
ہین داخل ہونگے اوس دروازہ سے مگر روزہ رکھنے والے اسقدر شرح طاعات
کی بدایت ہدایت سے تجھکو کافی ہے اور جب حاجت زکوۃ وحج کی ہو یا مزید
شرح نماز وروزہ کی تو اوسکو کتاب احیاء العلوم سے طلب کر اثنے یا کیمیاء سعادت
سے یا بذل النفقة وتحویلہ سے

قسم دوم قول ہے اجتناب معاصی مین

دین دو نصف ہے ایک شطر ترک مناہی دوسرا شطر طاعات سو ترک مناہی
اشد ہے کیونکہ طاعات پر ہر کوئی قدرت رکھتا ہے اور ترک شہوات پر قدرت
نہین ہوتی ہے مگر صدیقین کو ولہذا فرمایا ہے المہاجر من ھجر السوء والمجاہد
من جاہد ہواہ انسان اللہ کی نافرمانی جوارح سے کرتا ہے اور یہ جوارح

ایک نعمت ہین خدا کی اور پاس آدمی کی امانت ہین سو استعانت کرنا
بندہ کا اسکی نعمت سی اللہ کی معصیت پر غایت کفران ہی اور خیانت
کرنا امانت مین جو اللہ نے ودیعت رکھی ہے نہایت طغیان ہی یہ اعضا
انسان کی رعایا ہین اب نظر کری کہ انکی رعایت کس طرح پر کرتا ہے کلکم
راع وکلکم مسئول عن رعیتہ یہ ساری اعضا عرصات قیامت مین زبان
طلق ذلق یعنی فصیح سے گواہی دینگے اور رؤس خلائق پر صاحب اعضا کو
رسوا و بدنام کرینگے قال تعالی یوم تشہد علیہم السنتہم وایدیہم وارجلہم
بما کانوا یعملون اور فرمایا ہے الیوم نختم علی افواہہم وتکلمنا ایدیہم
وتشہد ارجلہم بما کانوا یکسبون تو اب ساری بدن کی حفاظت کرنا چاہیے
خصوصا سات عضو کی کیونکہ جہنم کی سات در ہین لکل باب منہم جزء مقسوم
اور ان ابواب کی لیے متعین نہین ہے مگر وہی شخص جسنے اسکی نافرمانی
ان سات عضو سی کی ہی اول آنکھہ دوم کان سوم زبان چہارم شکم پنجم
شرمگاہ ششم ہاتہہ ہفتم پاؤن سو آنکھہ اس لیے پیدا کی گئی ہے کہ ظلمات مین
اوس سی راہ پاسکے اور حاجات مین اوس سی استعانت لی اور عجائب ملکوت
ارض وسموات کو اوس سی دیکھی اور جو آیات اونمین ہین اونسے عبرت پکڑی
تو اب آنکھہ کو تین یا چار سی محفوظ رکھی کہ وہ طرف غیر محرم کے نظر کرسے یا کسی
صورت نمکین کو بشہوت نفس دیکھے یا کسی مسلمان کی طرف چشم حقارت سی نگاہ کری

یا کسی بندہ مسلمان کی عیب پر مطلع ہو اور کان کو اس ہی نگاہ رکھی کہ مدح کی
مدحت یا غیبت یا فحش یا خوض فی الباطل یا لوگون کی برائیان سنی اوسکو
تو اس لیے بنایا ہے کہ اللہ کا کلام یا سنت رسول اللہ یا حکمت اولیا اللہ سنے
اور اوس سی استفادہ علم کا کرکے طرف ملک مقیم و نعیم دائم کے متوسل ہو پہر جب
اوس سی کوئی شے مکارہ مین سے سنے تو اب وہ اوسکی لیے بجای نفع کی ضرر
ہو گئی اور جو امر سبب فوز تہا وہ سبب ہلاک ہو گیا اور یہ غایت خسران و نہایت
نقصان ہی یہ گمان کرنا نچاہیے کہ گناہ مختص قائل ہی سے ہے نہ بہ مستمع کیونکہ حدیث
مین آیا ہے کہ ان المستمع شریک القائل وھو احد المغتابین اور زبان ایسے
لیے پیدا کی گئی ہے کہ اوس سی بکثرت اللہ کا ذکر اور کتاب اللہ کی تلاوت کری
اور خلق کو موجب اوسکی ارشاد فرماکی اور جو حاجات دینی و دنیاوی ضمیر مین
ہون اونکو بیان کری پہر جب استعمال اوسکا ایسی کام مین کیا جس کے
لیے وہ مخلوق نہین ہوئی ہے تو اللہ کی نعمت کا کفران کیا اور یہ زبان انسان
کی سب اعضا مین سی لسان اور سائر خلق پر اغلب ہے ولا یکب الناس فی النار
علی مناخرھم الا حصائد السنتھم تو اب اسپر غایت قوت کی ساتہ غالب ہونا
چاہیے تاکہ یہ قعر جہنم مین اوندہے منہ نڈالی حدیث مین آیا ہے کہ مرد ایک کلمہ
کہتا ہی کہ اپنی یارون کو اوس سی ہنسائی اوس کلمہ کی سبب سی قعر جہنم مین ستر
برس تک گرتا چلا جاتا ہی حضرت کی وقت مین ایک شخص معرکہ مین شہید ہوا ایک

کہنی والی نی کہا تجھکو جنت مبارک ہو فرمایا تونی کہان سی جانا شاید اوس نی کلام
لایعنی کیا ہوا ور بخل غیر مغنی بجالایا ہو تواب زبان کو آٹھہ چیزون سی محفوظ
رکھنا چاہیے اول کذب زبان کو جد و ہزل مین دروغ سی بچای اور نفس کو
عادت کذب کی نڈالی کہ ہزل مین جھوٹ بولنی سی جد مین بھی جھوٹھہ بولنی
لگتا ہی کذب ہزل داعی طرف کذب جد کی ہوتا ہی اور کذب امہات کبائر
سے ہے پہر جب آدمی جھوٹا مشہور ہو جاتا ہے تو اوسکی عدالت ساقط ہو جاتی
ہے اور اوسکی بات مانی نہین جاتی اور نگاہون مین حقیر ہو جاتا ہے تو اگر
یہ چاہی کہ اپنی نفس کا قبح کذب پہچانی تو اپنے غیر کے کذب کی طرف نگاہ کر
اور اپنی نفس کی نفرت اوس سی اور کاذب کا استحقار نزدیک اپنی اور استقباح
اوس کی دروغگوئی کا دیکھہ اسی طرح اپنے ساری عیوب نفس مین کر کیونکہ
تجھے عیوب اپنی نفس کی معلوم نہین ہین بلکہ غیر کے عیوب معلوم ہین سو جس
چیز کو تو غیر سی قبیح جانی سمجہہ لی کہ غیر بھی تجھسے اوس شے کو قبیح جانتا ہی لامحالہ
تو اپنی نفس کے لیے اوس عیب پر راضی نہو دوم خلف وعدہ ہی کسی سی وعدہ
کر کی خلاف نکری بلکہ یہ چاہیے کہ لوگون سی بے کہے سنے احسان کری یعنی
فعل بلاقول ہو پہر اگر طرف وعدہ کی مضطر ہو تو ہرگز خلاف اوس کی نکری مگر
عجز یا ضرورت سی کہ خلف منجملہ امارات نفاق اور خباثت اخلاق کے ہی حضرت
نے فرمایا ہی ثلاث من کن فیہ فھو منافق وان صام وصلی من اذا حدث کذب

واذا وعد اخلف واذا ائتمن خان سوم حفظ زبان ہی غیبت سی غیبت بیں
زنا سی حالت اسلام مین سخت تر ہے خبر مین اسی طرح آیا ہے معنی غیبت کی
یہہ ہین کہ کسی انسان کا ذکر اس طرح کرے کہ اوسکو برا لگی اگر وہ سن پاوی تو
ظالم ہی مغتاب ہوا اگرچہ سچا ہو اور غیبت قرار مرا مین یعنی علما ریاکار سے
دور رہے کہ تفہیم مقصود کی بغیر تصریح کے کرے اور کہے اصلحہ اللہ فقد
اساءنی وغمنی ما جری علیہ فنسال اللہ ان یصلحنا وایاہ کہ اسمین دو امر
خبیث جمع ہوتی ہین ایک غیبت کہ اوسی سی تفہیم حاصل ہوا دوسرے تزکیہ نفس
اور ثنا اوسپر ساتھہ تحرج وصلاح کی ولکن اگر مقصود اس کلمہ اصلحہ اللہ سے
دعا ہے تو یہ دعا چھپے سی خلوت مین کی ہوتی اور اگر اوس کی سبب سی غم ہوتا
تو اس کی علامت یہہ تہی کہ اوسکو رسوا نکرتا اور اوسکی غایت کہلم کہلا نکرتا جب
اظہار غم کا اوسکی عیب پر کیا تو غیبت ظاہر کی غیبت سے زجر کرنی مین یہ قول
اللہ تعالی کا بس کرتا ہے ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم
اخیہ میتا فکرھتموہ اللہ نی تشبیہ مغتاب کی ساتھہ مردار خوار کے دی ہی تو آپ
یہی لائق ہے کہ غیبت سی احتراز کری غیبت مسلمین سی اگر سوچی تو یہ امر مانع ہی
کہ انسان اپنی نفس مین نگاہ کری کہ اوسمین کوئی عیب ظاہر یا باطن کا ہے اور وہ
کوئی معصیت سر یا جہر مین کرتا ہی پہر جب پہچان لی کہ ہان ایسا ہے تو جانلی کہ
عجز وعذر اوس شخص کا جیسا تجہہ سی اس عیب کی جسکی نسبت اپنی طرف اوسکی کی ہی

مثل اسکی عجز و عذر کی ہی اور جس طرح یہ اپنی رسوائی اور ذکر عیوب کو برا جانتا اور مکروہ رکھتا ہی اسی طرح وہ بھی مکروہ رکھتا ہے پھر اگر اسنی اوسکی عیب کو مستور رکھا تو اللہ اسکی عیب کو مستور رکھیگا اور اگر نہ کہا بلکہ اوسکو رسوا کر دیا تو اللہ اسپر ایسی تیز زبانین مسلط کریگا جو پردہ اسکی آبرو کا دنیامین پھاڑ ڈالین گی اور پھر آخرت مین جدا گانہ فضیحت کریگا روبرو خلائق پر دن قیامت کی نسأل اللہ العافیة اور اگر اسنی طرف اپنی ظاہر و باطن کی نظر کی اور کسی عیب پر مطلع ہوا اور کوئی نقص دین و دنیا مین نپایا تو اب جانلی کہ جہل اوسکا ساتھہ عیوب نفس کی اقبح انواع حماقت ہی اور حمق سے اعظم تر کوئے عیب نہین ہوتا ہی اگر اللہ تعالی اوسکی ساتھہ ارادہ خیر کا کرتا تو اوسکو اوسکی عیوب نفس کا بصیر کر دیتا یہ رویت اوسکی اپنی نفس کو بچشم رضا ایک غایت درجہ کی غباوت و جہالت ہی پھر اگر وہ اپنی اس گمان مین سچا ہے تو چاہیے کہ اللہ کا شکر بجالائی اور اس نعمت کو لوگون کی سب سی یعنی اون کی عیب جوئی و غیبت سی فاسد نکری اور اونکی آبرو مین متخمض ہو کہ یہ خود ایک اعظم عیوب ہی چہارم مراء و جدال و مناقشہ ہی لوگون سی کلام مین اسمین مخاطب کو ایذا دینا اور اوسکی تجہیل کرنا اور اوسمین طاعن ہونا اور اپنی نفس پر ثنا کرنا اور اپنا تزکیہ کرنا ساتھہ مزید فطنت و علم کے ہی پھر مشوش عیش بھی ہی کیونکہ جس کسی سفیہ سی ممارات کریگا وہ سفیہ اسکو ایذا پہونچائیگا اور اگر کسی

حلیم سی یہ جھگڑا ہوگا تو وہ اس سی کینہ رکھیگا حالانکہ حضرتؐ نی فرمایا ہی من
ترك المراء وهو مبطل بني الله له بيتا في ربض الجنة ومن ترك المراء وهو
محق بنى الله له بيتا في اعلى الجنة اور نہ چاہیی کہ کہین شیطان یہ فریب دی
اور کہی کہ تو اظہار حق کر اور مداہن نہو کیونکہ شیطان حمق کو طرف شر کے
معرض خیر مین لا کر کھینچتا ہے سو مسخرہ شیطان نہ بنی کہ وہ اس سی تمسخر کیا کرے
ظاہر کرنا حق کا اچھا ہے لکن اوس شخص سے جو اوس کو قبول کری اور یہ
بطریق نصیحت کے خفیہ ہونہ بطریق ممارات کی نصیحت کی لیے ایک صیغہ ہوتی
ہے اور اومین حاجت طرف تلطف کی ہے ورنہ بجز فضیحت ہے اور فساد
اس نصیحت کا صلاح سی اکثر ہوگا فائدہ جو شخص تفقہ عصر سی مخالطت کریگا
اوس کی طبیعت پر جدال و مراء ضروری غالب ہوگا اور اوسکو خاموشی
مشکل ہوگی کیونکہ علماء سوء اس بات کا اتقاء کرتی ہین کہ فضل یہی ہی اور مجادلہ
و مناقشہ مین قدوہ ہونا یہی ٹھیک ہی سو ایسے لوگون سی اس طرح بھاگی جس طرح
کہ شیر سی بھاگتی ہین یہ مراء نزدیک اللہ و خلق کی سبب مقت ہوتا ہی تیسرے
تزکیہ نفس ہی اللہ تعالی نی فرمایا ہی فلا تزکوا انفسکم هو اعلم بمن اتقی
بعض حکما سی کہا تھا کہ صدق قبیح کیا ہے کہا اپنی آپ ثنا و صفت کرنا سو
اسکی عادت نکری اور جان لی کہ اس سی قدر اوسکی نزدیک لوگون کے
گھٹ جاتی ہی اور سبب مقت کا نزدیک اللہ کی ہوتا ہی اور جب یہ بات جانی کہ

ثنا کرنا اوسکا اپنی نفس کو نہایہ دسکی قدر کو نزدیک غیر کی نہین بڑہاتا ہی تو دیکہی
اوران کی طرف دیکہی کہ جب وہ اپنے نفس پر ثنا بفضل وجاہ ومال کرتی
ہین تو کیونکر دل اسکا اوسپر انکار کرتا ہے اور طبیعت اسکی اوس ثنا کو نہین
اوٹہاتی اور کس طرح اس بات پر تنبیہ اونکی مذمت کرنی لگتا ہی جبکہ اونسی
جدا ہوتا ہے سو جان لی کہ وہ لوگ بہی اسکو اپنی دلون مین مذمت کرتی
ہین جبکہ یہ اپنی نفس کا تزکیہ کرتا ہی اور جب اونسی جدا ہوتا ہی تو وہ بہی اظہار
اس امر کا اپنی زبانون سی کرنے لگتے ہین ششم لعن ہی کسی شی پر اللہ کے
مخلوق مین سی حیوان ہو یا طعام یا انسان بعینہ لعنت کرنا بچنا ہے اور کسی
اہل قبلہ پر شرک یا کفر یا نفاق کی قطعاً گواہی ندی کیونکہ سرائر پر اللہ تعالی ہی
مطلع ہی پہر درمیان عباد واللہ تعالی کی کیون دخل ہو فائدہ قیامت کے
دن کسی سے یہ نہین کہا جائیگا کہ تو نی فلان کو کس لیی لعنت نہین کی
اور تو کیون خاموش رہا بلکہ اگر ساری عمر ابلیس کو بہی لعنت نکریگا اور اپنی
زبان کو اوس کی ذکر مین مشغول نفرمائیگا تب بہی یہ سوال نہوگا اور نہ قیامت
کی دن یہ مطالبہ کیا جائیگا ہان اگر کسی پر خلق خدا سے لعنت کریگا تو اسکا مطالبہ
ہوگا سو کسی شی کی مخلوق خدا مین سی مذمت کرنا بچنا ہے حضرت صلعم ذم طعام
روی بہی کبہی نکرتی بلکہ اگر کسی شے کو جی چاہتا تو کہاتی ورنہ چہوڑ دیتی ہفتم
بد دعا کرنا ہی خلق پر زبان کو اس سی نگہ دارکہی کسی پر خلق خدا سی بد دعا کری

اگرچہ اوسنی اسپر ظلم کیون کیا ہو یا اوسکی امر کو حوالہ خدا کری حدیث مین آیا ہے
کہ مظلوم بد دعا کرتا ہی ظالم پہ یہان تک کہ اوسکا بدلا لیلیتا ہی پھر ظالم کو اوسپر
فضیلت ہوتی ہی وہ اوسکا مطالبہ اوس سی دن قیامت کی کرتا ہی حکایت
بعض لوگون نی حجاج پہ زبان درازی کی تھی بعض سلف نی کہا اللہ تعالی
حجاج کا انتقام لیگا اوس شخص سے جسنے اپنی زبان سی حجاج کا تعرض کیا ہی
جسطرح کہ مظلوم کا انتقام حجاج سی لیگا ۸ ہشتم مزاح و تمسخر و استہزا ہی ساتھ
لوگونکی سو زبان کو جد و ہزل مین اس سی نگاہ رکھی کہ ریزندہ آبرو و مسقط
مہابت اور مجر وحشت و موذی قلوب ہی مبدء لجاج و غضب و تصارم و غرس
حقد فی القلوب ہی ہنسی ٹھٹھا دل لگی مسخرا پن ہی تو اب کسی سی مزاح کرنا نچاہیے
اور اگر اس سی مزاح کرین تو جواب ندی بلکہ اعراض کری حتی یخوضوا فی
حدیث غیرہ اور اون لوگون مین سی ہو جاوی جنکی حق مین اللہ تعالی نی یہ فرمایا

واذا مروا باللغو مروا کراما ۵

اگر سن ناجوانمردم بہ کردار | تو بر من چون جوانمردان گذر کن

یہ مجامع آفات زبان ہین اسپر اعانت نہین کرتی مگر عزلت و ملازمت سمت
مگر بقدر ضرورت آبوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی دہن مین سنگریزہ رکھتے
تاکہ بات کرنی سی روکی اور بغیر ضرورت کلام نکرین اور اپنی زبان کی طرف
اشارہ کرکے کہتی ہذا الذی اوردنی الموارد کہا تھا اہل حکمت نی کہا ہے کہ

اللسان جرمہ صغیر وجرمہ کبیر سو اس زبان سی احتراز کری کہ اسباب ہلاکت دنیا و آخرت مین یہی زبان ہی رہا تکلم سو اور سکوت ناول حرام و شبہہ سی بچاوی اور طلب حلال پر حریص ہو پہر جب حلال ملی تو بہ حرص کری کہ شکم سیری سی کمتر پر اقتصار کری کیونکہ شبع دل کو سخت اور ذہن کو فاسد اور حفظ کو باطل اور اعضا کو عبادت و علم سی ثقیل کر دیتا ہے اور شہوات کو قوی کرتا ہی اور جنود شیاطین کا ناصر ہوتا ہے اور پیٹ بہر کر حلال کہانا مبدء ہی ہر شر کا پہر حرام کا کیا ذکر ہی اور طلب کرنا حلال کا فرض ہی ہر مسلمان پر اور عبادت و علم ہمراہ اکل حرام کی مثل بنیاد کی ہی سرگین پر جیسی کسی نی سال بہر مین ایک بار غسل کرتی پر قناعت کی اور رات دن مین دو نان خشکار پر قانع ہوا اور تلذذ کو سا تہہ عمدہ سالن کی چہوڑ دیا تو حلال سی بقدر کفایت لیگا اور حلال بہت ہی اور یہ کچہہ ضرور نہین ہی کہ انسان باطن امور کا تیقن کری بلکہ واجب اسی قدر ہی کہ جسکا حرام ہونا معلوم ہی اوس سی محترز رہے یا جسکی نسبت گمان حرام ہونیکا ہو کسی علامت ناجزہ مقدر بالمثال سی اوس سی بچی سو معلوم تو ظاہر ہی اور مظنون بعلامت مال سلطان و عمال سلطان ہی اور مال اوس شخص کا ہی جسکا کوئی کسب نہین ہی مگر نیاحت یا بادہ فروشی یا سود خواری یا فرا میر یا سوا اسکی اور آلات حرام یہانتک کہ جس کسی شخص کی نسبت یہ بات معلوم ہو کہ اکثر مال وسکا حرام ہی قطعا تو اب جو کچہہ اوسکی ہاتہہ سی یہ لیگا اگرچہ ممکن ہی کہ

حلال ہونا درا لکن وہ حرام ہی ایسا ہی کہ غالب جلی الظن یہی ہی اور منجملہ حرام محض
کی کہانا مال اوقات کا ہی بغیر شرط واقف کی سے

فقیہ مدرسی دی ست بود خوش مباد کہ می حرام ولی بہ زلال وقاف ست

اب جو کوئی مشتغل بفقہ نہین ہی اور وہ مدارس سی اخذ کرتا ہی تو یہ حرام ہے
اور جسنی کوئی معصیت کی ہی جسکی سبب سی اوسکی شہادت رد ہوئی تو اب جو
کچہ وہ نام صوفیہ سی منجملہ وقف وغیرہ کی لیتا ہی وہ حرام ہی ذکر مداخل حرام و
حلال و شبہات کا کتاب بغرفین کتاب احیاء العلوم سی کیا گیا ہی اس مسئلہ کو
وہان سی طلب کری کیونکہ معرفت حلال اور حرام کی اور طلب کرنا حلال کا ہر
مسلمان پر فرض ہی مثل نماز پنجگانہ کی انتہی منجملہ مداخل حرام کی ایک وہ مال ہے
جو بذریعہ اخبار و جرائد کذا بہ مروجہ حال کی اکتساب کیا جاتا ہی اسکی حرمت
یقینی ہی مشتبہ رسالہ ستۃ الحیال اس باری مین قابل مطالعہ ہی پس تم ہرگز
لوگون کو حرام سی بچانا چاہیے اور ایسا ہو جای جیسا اللہ نی فرمایا ہی والذین ہم
لفروجہم حافظون الاعلی ازواجہم اوماملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین
اور کوئی حفظ فرج کو نہین پہنچ سکتا ہی مگر جب ہی کہ آنکہ کو نظر سی اور دل کو
فکر سی اور پیٹ کو شبہہ اور سیری سی نگاہ رکہے کیونکہ یہ چیزین محرکات و منابع
شہوت ہین اب باقی رہے دونون ہاتہ سو اون کو محفوظ رکہے اس سی کہ
کسی مسلمان کو انسی ماری یا مال حرام کہ اونسے لیوی یا کسی کو خلق خدا مین سے

ایذا دی یا کسی امانت کو خیانت کری یا کوئی ودیعت لی یا ایسی چیز لکھے
جسکی ساتھہ نطق ناجائز ہی کیونکہ قلم احد اللسانین ہی سو جیسی حفظ لسان چاہیے
اوس سی قلم کو بہی محفوظ رکہی اور دونون پاؤن کی حفاظت کری اس سی کہ
وہ طرف حرام کی چلین یا دروازہ کسی بادشاہ ظالم کی جائے کیونکہ جانا طرف
سلاطین ظلمہ کی بغیر ضرورت و ارہاق کی معصیت کبیرہ ہی اسلیی کہ اسمین تواضع
کرنا ہی واسطی اونکی اور اکرام کرنا ہے اونکی ظلم پر اور اللہ نی حکم کیا ہے کہ
ظالمون سی اعراض کرو ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار اور اگر جانا
اسلیی ہی کہ اونسی مال طلب کری تو یہ سعی ہی طرف حرام کی اور حضرت نی فرمایا
ہے من تواضع لغنی صالح ذہب ثلثا دینہ یہ ارشاد حق مین تونگر نیکوکار کے
ہی پہر تو انگر ستمگار کا کیا ذکر ہی و علی الجملہ انسان کی حرکات و سکنات ایک
نعمت ہی اسکی نعمتون مین سی تو اب کسی شی کو اونمین سی ہرگز اللہ کی معصیت
مین حرکت دینا نچاہیے بلکہ استعمال اونکا طاعات خدا مین کری اگر اسمین کوتاہی
ہوگی تو اوسکا وبال پڑیگا اور اگر اسپر کمر باندہیگا تو اوسکا ثمرہ حاصل ہوگا
اللہ تعالی اس سی اور اس کی عمل سی غنی ہے اور ہر نفس اپنی کمائی مین گرفتار ہے

گندم از گندم بروید جو ز جو ۔۔۔ از مکافات عمل غافل مشو

ف یہ ہرگز کہنا نہ چاہیے کہ اللہ غفور رحیم ہی گناہگارونکی گناہ بخشتا ہے
کیونکہ یہ ایک کلمہ حق ہی جس سی باطل کا ارادہ کیا گیا ہے اور کہنے والا اسکا ملقب

بحماقت ہی یہ لقب خود حضرت صلعم نی اوسکو دیاہی چنانچہ فرمایاہی الکیس من دان نفسہ وعمل لما بعد الموت والاحمق من اتبع نفسہ ہواہا وتمنی علی اللہ الامانی

نیز یہ قول اوس شخص کا ساہے جو چاہتاہے کہ علوم دین مین فقیہ ہوجاے حالانکہ وہ مشتغل بطالت ہی اور کہتاہی کہ اللہ کریم رحیم ہے اور قادر ہی اس بات پر کہ میری دل پر افاضہ علوم کا کری جس طرح کہ انبیا وواولیاء کی دلون پر کیا تہا بغیر جہد وتکرار وتعلق کی اور یہ قول اسکا اوس شخص کا ساقول ہے جو طالب مال ہی اور حراثت وتجارت وکسب کو چہوڑ کر معطل بیٹہا ہے اور کہتاہی کہ اللہ کریم ورحیم ہے اور اوسکی لیے خزاین وآسمان وزمین ہین اور وہ قادر ہے اس بات پر کہ مجہے ایک کنز پر کنودسی مطلع کر دے جس کے سبب سی مین کسب سی بی نیاز وغنی ہوجاؤن کیونکہ یہ کام اوسنی ساتہہ بعض عباد سے کی کیاہے سوجو کوئی ان دونون شخصون کا کلام سنی گا وہ اونکو احمق کہیگا اور مسخریہ کریگا اگرچہ وہ اللہ کی وصف کرنی مین ساتہہ اس کرم وقدرت کی سچی ہین اسی طرح اس شخص پر ارباب بصائر غنی الدین مضحکہ کرتی ہین جبکہ وہ بغیر سعی وجہد کی طلب مغفرت کرتاہے حالانکہ اللہ تعالی نی فرمایاہے وان لیس للانسان الا ما سعی اور فرمایاہے انما تجزون ما کنتم تعلمون اور فرمایاہے ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم سو جس طرح آدمی سعی کرنی کو طلب علم ومال مین باعتماد کرم خدا ترک نہین کرتاہی اسی طرح یہ چاہیے

کہ تزود للآخرۃ کو بھی ترک نکری اور سست نہو کیونکہ رب دنیا و آخرت کا ایک
ہی اور وہ کریم و رحیم ہے یہان اور وہان اسکی طاعت سی کچھہ کرم اوسکا نہین
بڑھتا ہے اوسکا کرم تو یہی ہی کہ وہ اسکی لیے طریق وصول کا طرف ملک مقیم
مخلد کی بسبب صبر کی ترک شہوات پر ایام قلائل مین آسان و سہل کر دے کہ یہ
نہایت درجہ کا کرم ہی اب چاہیے کہ اپنے نفس کو تہذیبات طالبین کی حاشیہ
کرے ملا یہ مقتدی اہل عزم و نہی کا انبیاء و صالحین سی بنی اور یہ طمع نرکہے
کہ جو بویا نہین ہے مین اوسکو درو کرونگا کاش جسنے نماز پڑہی ہی اور روزہ
رکہا ہی اور جہاد کیا ہی اور ڈرتا رہا ہے کہین اوس کی بخشش ہو جائی ایک حال
ہے اوس شی کا جس سی حفاظت جوارح ظاہرہ کی کرنا چاہیے اور اعمال ان
جوارح کی صفات قلب سی مترشح ہوتی ہین سو جو کوئی یہ چاہے کہ اپنی جوارح کو
محفوظ رکھے و سیر پاک کرنا دل کا لازم ہی اور مراد اس تطہیر سے اختیار تقوی
ہے اور دل ایک مضغہ ہی کہ جب وہ درست ہو جاتا ہے تو سارا بدن درست ہو جاتا
ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہی تو سارا جسد بگڑ جاتا ہی سو صلاح قلب مین مشغول ہو تاکہ
اوسکی وجہ سی ساری جوارح صالح ہو جائین

له ۷۶ عدد [illegible] صفات جوارح بیان [illegible] ۱۲

قول بیان مین معاصی قلب کے

صفات مذمومہ دل مین بہت ہین اور تطہیر قلب کی اون رذائل سی طویل ہے
اور طریقہ علاج کا اوسمین غامض ہی اور اس علاج کا علم و عمل بالکل مندرس

ہو گیا ہی کیونکہ خلق اپنی انفس سی غافل اور زخارف دنیا مین مشغول ہے
اسکا استقصار کتاب احیاء العلوم مین کیا گیا ہے ربع مہلکات و ربع منجیات مین
انتہی اور شیخ بیانی سکا کتاب لسان العرفان الناطق بما ہلک الانسان مین
کیا ہی اس جگہ فقط تین خبائث قلب سی تحذیر کی جاتی ہے اس لیی کہ یہی ہر
خبائث متفقہ عصر سے غالب وغیرہ دست مین ان سی حذر کرنا چاہیے کہ یہی
انفسہا مہلکات ہین اور خبائث ماسوا کی لیی امہات ہین حسد وریا و عجب
یہ چاہیی کہ تطہیر قلب مین ان خبائث سی خوب کوشش کری جب انیر قدرت
ہوجائیگی تو کیفیت حذر کی بقیہ خبائث قلب سی منجملہ ربع مہلکات کی معلوم ہوجائیگی
اور اگر اس سی عاجز رہا تو اسکے غیر سی عاجز تر ہوا اور یہ گمان نکرنا چاہیے کہ تو
بسبب نیت صالحہ کی تعلم علم مین سلامت رہیگا اور تیرے دل مین کوئی
شی حسد وریا و عجب سی موجود ہے حضرت نی فرمایا ہے ثلث مہلکات شح مطاع

وھوی متبع واعجاب المرء بنفسہ

بیان حسد کا

حسد اسی شح سی متشعب ہوتا ہی کیونکہ بخیل وہی شخص ہی کہ جو اوسکی ہاتھ مین ہے
وہ غیر کو نہین دیتا اور شحیح وہ شخص ہی جو اللہ کی نعمت مین بخل کرتا
وہ نعمت اللہ کی خزائن قدرت مین ہے نہ اس شخص کے خزائن مین نہ
اپنی بندون پر اوسکا انعام کیا ہی تو یہ شح اس شخص کا بخل سے بڑھکر ہے

حسود وہ ہی جسپر اللہ کا انعام کرنا اپنی خزائن قدرت سی کسی اپنی بندے پر منجملہ عباد کی ناگوار و شاق گذرتا ہے خواہ وہ انعام علم کا ہو یا مال کا یا محبت کا دل مین لوگون کی یا کسی اور حظ کا منجملہ حظوظ کی یہان تک کہ وہ یہ چاہتا ہے کہ نعمت مذکور اوس سی زائل ہو جائی اگرچہ اس زوال سی کوئی سی مصلحت بہی حاسد کو حاصل نہو ؏

شادم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتی گو مشت خاک ما ہم بر باد رفتہ باشد

سو یہ انتہا درجی کا خبث ہی ولہذا حضرتؐ نی فرمایا ہی الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب حسود ایک ایسا معذب غیر مرحوم ہی کہ ہمیشہ عذاب و الم مین اندر دنیا کی رہتا ہے کیونکہ دنیا کبہی خلق کثیر سی جو کہ اوس کی اقران و اماثل یا نظار و معارف ہین خالی نہین رہتی ہے جنپر کہ اللہ نی کوئی انعام علم یا جاہ یا مال کا کیا ہی سو حسود لا یزال ایک عذاب و الم فی الدنیا مین مرتی دم تک رہتا ہی ولعذاب الاخرۃ اشد و اکبر سعدی علیہ الرحمہ نی کیا خوب کہا ہے

توانم آنکہ نیازارم اندرون کسی حسود را چہ کنم کو ز خود برنج درست

بمیر تا برہی ای حسود کین رنجیست کہ از مشقت او جز بمرگ نتوان رست

بلکہ کوئی بندہ حقیقت ایمان تک نہین پہونچتا ہے جب تک کہ واسطی سائر مسلمین کے وہ امر دوست نرکہی جو کہ اپنی نفس کی لیی دوست رکہتا ہی بلکہ زیبا یہ ہے کہ سرا و ضرا مین مساوی اونکی رہے اس لیی کہ مسلمین مثل ایک بنیان کی ہین

کہ بعض بنیاد بعض کو مضبوط کرتی ہی اور مانند ایک جسد کی ہین کہ جب ایک عضو
شاکی ہوا تو سارا تن بدن دکھہ گیا اب اگر کوئی یہ حالت اپنی دل مین نہین
پاتا ہی تو اشتغال کرنا اوسکا طلب تخلص مین اس ہلاک سی لاہم تر ہی بہ نسبت
مشتغل ہونی کی ساتھہ فروع علم و نوادر خصومات و نحو ہا کی

بیان ریا کا

یہ ریا شرک خفی ہی اور منجلہ دو شرک کی ایک شرک ہی یہ عبارت ہی اس سی کہ تو
خلق کی دلون مین طالب منزلت ہو تا کہ اس ذریعہ سی جاہ و حشمت تیری
ہاتھہ آئی سو یہ حب جاہ منجملہ ہوی متبع کے ہی اسی مین بی حساب لوگ ہلاک
ہو گئی ہین وما اھلک الناس الا الناس لوگ اگر سچ مچ انصاف کرین تو یہ بات
جان سکتی ہین کہ اکثر یہ علوم و عبادات جنمین کہ وہ مشغول ہین جہ جا ئی اعمال
عادات کی حامل نہین ہی مگر آنست مردم ہی اور یہ مرآت محبط اعمال ہی جسطرح
حدیث مین آیا ہی کہ شہید کو دن قیامت کی حکم دوزخ مین ڈالنی کا ہوگا وہ کہیگا
ای رب مین تیری راہ مین شہید ہوا ہون اللہ تعالی فرمائیگا تونی یا اد کیا
تہا کہ یون کہا جاوی کہ فلان شجاع یعنی بہادر ہی سو یہ کہا گیا اور یہی تیرا اجر ہی
اسی طرح عالم و حاج و قاری سی کہینگی

بیان عجب و کبر و فخر کا

یہ دار عضال نظر کرنا ہی بندہ کا طرف اپنی نفس کی بچشم عزت و استعظام اور طرف

غیر کی تحقیر و احتقار اور نتیجہ اسکا زبان پر یہ ہی کہ یون کہی انا و انا جسطرح
کہ ابلیس لعین نی کہا تہا انا خیر منہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین اور ثمرہ
اس عجب کا مجالس مین ترفع و تقدم و طلب تصدر ہے محاورہ مین اور عار
کرنا اپنی کلام کی رد ہونی سی اور متکبر وہ شخص ہے کہ جب اوسکو وعظ کرو
تو ناک چڑہاوی اور جب خود واعظ ہو تو سخت سست سنائی سو جب کوئی شخص
اپنی نفس کو کسی خلق خدا سے بہتر دیکہتا ہے وہ متکبر ہی بلکہ یہ جاننا چاہیے کہ
بہتر وہ ہے جو نزدیک اللہ کی دار آخرت مین بہتر ٹہیرے اور یہ ایک امر غیب
ہے اور موقوف ہی خاتمہ پر پس یہ اعتقاد انسان کا اپنی حق مین کہ مین اپنی غیر
سے بہتر ہون جہل محض ہے بلکہ لائق یہ ہے کہ نظر نکری طرف کسی کی لیکن یہ
دیکہے کہ وہ مجہسے بہتر ہی اور اوسی کو مجہپر فضل ثابت ہی مثلا اگر صغیر کو دیکہی
کہے کہ اسنے اللہ کی معصیت نہین کی ہی اور مینے اوسکی معصیت کی ہے تو بیشک
یہ مجہسے بہتر ہی اور اگر کبیر کو دیکہے تو کہے کہ اسنے مجہسے پہلی اللہ کی عبادت کی
ہے تو بیشک یہ مجہسے بہتر ہی اور اگر ہمعمر دیکہے تو کہے کہ مجہکو اسکے گناہون کا
حال معلوم نہین ہی اور اپنے گناہ معلوم ہین تو یہ مجہسے بہتر ہے پہر اگر وہ شخص
عالم ہی تو یہ کہے کہ جو اسکو عطا ہوا ہے وہ مجہکو عطا نہین ہوا اور جس درجے تک
یہ پہونچا ہی وہان تک مین نہین پہونچا اور جو مجہسے مجہول ہی وہ اسکو معلوم ہے
تو مین کسطرح مثل اسکی ہو سکتا ہون اور اگر وہ شخص جاہل ہی تو یہ کہی کہ اسنے اللہ

نافرمانی جہل کی راہ سی یعنی نادانستہ کی ہی اور میں نے عصیان اللہ کا علم کی
یعنی دیدہ و دانستہ کیا ہی تو اللہ کی حجت مجھپر موکد ترہے اور میں نہین جانتا
کہ میرا خاتمہ کس حال پر ہوا اور اوسکا خاتمہ کیونکر ہوا اور اگر وہ شخص کافر ہے تو
یہ کبھی مین نہین جانتا کہ شاید وہ اسلام لی آئی اور اوسکا خاتمہ عمل خیر پر ہو
اور وہ بسبب اسلام کی اپنی گناہون سی ایسا نکلجای جسطرح کہ آٹی سی بال نکلجاتا ہی
رہا مین سو عیاذًا باللہ شاید اللہ مجھکو گمراہ کردی اور مین کافر ہوجاؤن اور میرا
خاتمہ عمل شر پر ہو تو پہر وہ شخص کل کی دن متقین مین ہوگا اور مین معذبین
مین ہونگا سو یہ کبر دل سی نہین نکلتا ہی مگر اسی طرح کہ یہ بات جانلی کہ بیرے وہ ہے
جو اللہ کی نزدیک کبیر ہی اور یہ امر موقوف ہی خاتمہ پر اور خاتمہ مشکوک فیہ ہے
سو یہ خوف خاتمہ کا ہمراہ شک کی تکبر کرنی سی عباد اللہ پر مشغول کردیتا ہے حال کا
یقین و ایمان کچھ مناقض تجویز تغیر فی الاستقبال کی نہین ہی کیونکہ اللہ مقلب القلوب
ہے جسکو چاہے ہدایت کری جسکو چاہے گمراہ کری اخبار ذم حسد و کبر و ریا و عجب
مین بکثرت آئی ہین لکن اس جگہہ ایک ہی حدیث جامع کفایت کرتی ہی

حدیث ابن مبارک نی باسناد خود ایک مرد کی روایت کیا ہی کہ اوسنی
معاذ سی کہا کہ مجھے وہ حدیث سناؤ جو تم نی حضرت صلعم سی سنی ہو معاذ رونی لگی
یہانتک کہ مینی گمان کیا کہ وہ چپ نہونگی پہر چپ ہوی اور کہا مینے حضرت کو سنا
فرماتی تہی ای معاذ مین تجہسی ایک حدیث بیان کرتا ہون اگر تو اوسکو یاد

کر رکھیگا تو وہ حدیث نزدیک اللہ کی تجھکو نفع دیگی اور اگر تو اوسکو ضائع کریگا اور
یاد نرکھیگا تو حجت تیری دن قیامت کی نزدیک اللہ کے منقطع ہوجائیگی ای معاذ
اللہ نے سات فرشتے پیدا کیے ہین آسمانون اور زمین کی پیدا کرنی سی پہلی پہر
ہر آسمان کی لیے اون سات آسمانون مین سی ایک فرشتہ دربان مقرر کیا ہے جب
حفظہ عمل بندی کا صبح سی تا شام لیکر اوپر چڑھتے ہین تو اوس عمل کا نور سورج کا سا
نور ہوتا ہے یہانتک کہ جب آسمان دنیا پر چڑھتے ہین تو اوس عمل کو نیکی و کثیر
بتاتی ہین تب وہ فرشتہ جو دربان آسمان کا ہے ان حفظہ سی یہ کہتا ہے کہ اس
عمل کو منہہ پر اوسکی صاحب کی مارو مین صاحب غیبت ہون مجھکو میری رب نی حکم دیا
ہے کہ مین اوس شخص کی عمل کو جو لوگون کی غیبت کیا کرتا ہے نچھوڑون کہ مجھے
تجاوز کرکی طرف میری غیر کی جاوی فرمایا پہر حفظہ کوئی عمل صالح اعمال عبد سی لیکر
اوسکا تزکیہ و تکثیر کرتی ہین یہانتک کہ دوسری آسمان تک لی پہونچتی ہین
وہانکا فرشتہ موکل کہتا ہی ٹہیرو اور اس عمل کو مونہہ پر اوسکی صاحب کی مارو
مراد اوسکی اس عمل سی عرض دنیا تہی مجھکو حکم ہے میری رب کا کہ نچھوڑون مین عمل
اوسکا کہ مجھے طرف میری غیر کی تجاوز کری یہ لوگون پر مجالس مین فخر کیا کرتا تہا سو
مین مانع فخر ہون فرمایا پہر حفظہ عمل بندی کا لیکر اوپر چڑھتے ہین وہ عمل نور سے
مبتہج ہوتا ہے صدقہ و نماز و روزہ اور حفظہ اوس سی تعجب کرتی ہین اور تیسرے
آسمان تک اوسکو لی پہونچتی ہین وہان کا ملک موکل کہتا ہی ٹہیرو اور اس عمل کو

اوسکی صاحب کی منہ پر مارو مین ملک کبر ہون مجکو میری رب کا حکم ہی کہ مین
اس عمل کو اپنی سی طرف غیر کی تجاوز کرنی ندون یہ لوگون پر اونکی مجالس
مین تکبر کرتا تہا فرمایا حفظہ عمل بندی کا لیکر اوپر چڑہتے ہین وہ کوکب دری
کی طرح چمکتا ہے اور اوسکی لیے آواز ہوتی ہی تسبیح وصلوۃ وصیام وحج وعمرہ
سے یہان تک کہ چوتہی آسمان تک تجاوز کرجاتی ہین وہان کا فرشتہ موکل
کہتا ہی ٹہیرو اور اس عمل کو عمل والی کی مونہہ اور پیٹہ اور پیٹ پر مارو مین
صاحب عجب ہون مجکو میری رب نی حکم دیا ہے کہ مین اوسکی عمل کو نچہوڑون
کہ مجسے طرف میری غیر کے تجاوز کری یہ شخص جب کوئی عمل کرتا تہا تو اوسمین
عجب کو داخل کرتا فرمایا حفظہ عمل بندی کا لیکر آسمان پنجم تک تجاوز کرجاتی ہین
گویا وہ عمل ایک دولہن ہی جسکو طرف شوہر کے بنا سنوار کر بہیجا ہے وہان کا
ملک موکل ان حفظ سی کہتا ہے کہ ٹہیرو اور اس عمل کو روکی صاحب عمل پر مارو
اور اسکو اوٹہا کر اوسکی دوش پر رکہدو مین ملک حسد ہون یہ شخص حسد کرتا تہا
اور شخص پر جو اسکی طرح علم سیکہتا یا عمل کرتا تہا اور جس کسیکو عبادت مین فضل حاصل ہوتا
تو یہ اوسپر حاسد ہوتا اور اونکی غیبت وبدگوئی کرتا مجکو میرے رب کا حکم ہے کہ مین
اسکی عمل کو نچہوڑون کہ وہ مجسے طرف میرے غیر کی بڑہے فرمایا حفظہ عمل بندی کا
لیکر اوپر چڑہتے ہین اوسکی چمک چاند کی سی ہوتی ہے نماز کو وحج وعمرہ وجہاد
وصیام سی اور آسمان ششم تک تجاوز کرجاتی ہین ملک موکل کہتا ہے ٹہیرو اور

اسکو موبنہ پر صاحب عمل کی مارو یہی کسی انسان پر رحم نکرتا تہا بندگان خدا
سی جب کسیکو کوئی بلا یا بیماری لگتی بلکہ خوش ہوتا تہا مین ملک رحمت ہون
مجہکو میری رب نی حکم دیا ہی کہ مین اسکی عمل کو نچہوڑون کہ مجہکو چہوڑکر اورکے
پاس تک جاوی فرمایا حفظہ عمل بندیکا نماز روزہ نفقہ جہاد ورع لیکر صعود
کرتی ہین اوس عمل کی لیی ایک آواز ہوتی ہی مثل آواز نحل کی اور حجاب
ہوتی ہے مثل ضو شمس کے اوسکی ہمراہ تین ہزار فرشتے ہوتی ہین آسمان ہفتم
تک اوس عمل کو لیجاتی ہین اوس جگہہ کا فرشتہ گماشتہ کہتا ہے ٹہیرو اور اس
عمل کو اوس کی صاحب کی موبنہ پر مارو اور اوس کے جوارح پر مارو
اور اوس کے دل پر قفل لگادو مین اپنی رب سی ہر اوس عمل کو
محجوب رکہتا ہون جس سی اوسنے ارادہ میری رب کا نہین کیا ہے بلکہ مراد
اوس کی اوس عمل سی غیر اللہ ہی اوسنے یہ چاہا کہ اوس عمل کی وجہ سی نزدیک
فقہا کی رفعت اور نزدیک علما کی ذکر اور شہرون مین آوازہ حاصل کری
مجہے حکم ہے میری رب کا کہ مین اوسکی عمل کو آپ سی طرف اپنے خیر کی آگے
بڑہنے ندون اور جو عمل کہ خالص اللہ کے لیی نہین ہے وہ ریا ہی اور قبول
نہین کرتا ہے اللہ تعالی عمل ریاکار کا فرمایا حفظہ بندہ کا عمل لیکر اوپر
چڑہتے ہین نماز زکوۃ صیام حج عمرہ خلق حسن صمت و ذکر خدا اور ملائکہ
ہفت آسمان متابعت کرتی ہین اوس عمل کی یہان تک کہ ساری حجاب

اللہ تعالیٰ تک قطع کر جاتی ہین اور ساتہی اللہ پاک کی کثرت ہو کر واسطی اوس
شخص کی شہادت عمل صالح مخلص بندگی دیتے ہین اللہ تعالیٰ فرماتا ہی
تم نگہبان ہو عمل پہ میرے بندے کے اور مین نگہبان ہون اوس کے
دل پر اوسنے اس عمل سے میرا ارادہ نہین کیا ہے بلکہ میرے غیر کا ارادہ
کیا ہے سوا وسپر میری لعنت ہی تب سب ملائکہ کہتے ہین کہ اوسپر تیری اور
ہماری لعنت ہے پہر ساتون آسمان مع اپنے لوگون کی اوسپر
لعنت کرتی ہین تب معاذ روئے اور کہا ای رسول خدا تم اللہ کے رسول ہو
اور مین معاذ ہون میری رہائی و نجات کیونکر ہوگی فرمایا میری اقتدا کر
اگرچہ تیری عمل مین نقص ہو ای معاذ نگاہ رکہہ تو زبان اپنی قبیعت سے
حق مین اپنے اخوان کی حاملہ قرآن سی اور اپنی گناہ خود آپ پر بار کر
لوگون پر نہ لادا اور اپنے نفس کا تزکیہ نکر اور نہ لوگون کی مذمت کر اور
اپنی نفس کو اوسپر ترجیح کر اور دنیا کی عمل کو آخرت کی عمل مین داخل نکر
اور اپنی مجلس مین بیٹھکر بڑائی نمار تا کہ لوگ تیری بدخلقی سے حذر کرین اور
کسی شخص کے ساتہہ سرگوشی نکر جبکہ پاس تیری دوسرا بیٹہا ہو اور لوگونپر
تعظیم نکر کہ دنیا و آخرت کی خیرات تجہسے منقطع ہو جائی اور لوگون کو نہ پہاڑ
کہ دوزخ کے کتے تجہکو پہاڑ کہائین دن قیامت کی نار مین قال اللہ تعالیٰ
والناشطات نشطا تو جانتا ہی کہ ناشطات کیا ہین مینے کہا بابی انت وامی

یا رسول اللہ آپ فرمائیں کہ وہ کیا ہین کہا آگ کی کتی ہین جو گوشت کو ہڈی
پر سی نوچ کھسوٹ کر کھائینگے بیٹے کہا ای پیغمبر خدا بھلا ان خصال کی
کس کو طاقت ہی اور کون اوس سی نجات پا سکتا ہے فرمایا ای معاذ
یہ آسان ہی اوسپر جسپر اللہ اسکو آسان کردی خالد بن معدان کہتے ہین
مینے کسیکو نہین دیکھا کہ تلاوت قرآن عظیم کی معاذ رضی اللہ عنہ سی زیادہ
کرتا ہو بسبب اس حدیث عظیم کی انتہے اس حدیث کو غزالی رح نی منہاج العابدین
مین بھی روایت کیا ہے اس کی سند و تخریج معلوم نہین لکن مطلب صحیح
ہے اب راغب فی العلم کو ان خصال مین تامل کرنا چاہیے اور جان لینا چاہیے
کہ اعظم اسباب رسوخ مین ان خباثت کی دل مین یہی طلب علم ہے بغرض مباہات
ومناقشہ کی اور مرد عامی اکثر ان خصال سی برکران ہوتا ہے مستعد ان
خصال کا شخص متفقہ ہی اور وہ بسبب ان خبائث کی سامنے ہلاک کے
آتا ہی اب دیکھنا چاہیے کہ انسان کی امور مین کون سا امر اہم تر اس سے
ہے کہ وہ کیفیت حذر کی ان مہلکات سے سیکھے اور اصلاح قلب و عمارت
آخرت مین مشغول ہو یا یہ اہم ہی کہ ہمراہ خائضین کے خوض کری اور ایسی
علم کا طالب ہو جسکی سبب سی کبر و ریا و حسد و عجب بڑھے یہان تک کہ ہمراہ
ہالکین کی ہلاک ہو جائی نسأل اللہ تعالی العفو والعافیۃ ف یہ بات معلوم
رکھنا چاہیے کہ یہ ہر سہ خصال امہات خبائث قلب ہین اور ان سب کا منبع ایک ہے

اور وحب دنیا ہے ولہذا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی
حب الدنیا راس کل خطیئۃ معہذا دنیا مزرعۂ آخرت ہے جب اس دنیا
سے بقدر ضرورت کی لیا تاکہ آخرت پر اوس سی استعانت کری تو دنیا
اوس کی لیی مزرعہ ہے اور جسنی ارادہ دنیا کا اس لیی کیا کہ دنیا مین چین
اوڑائی تو دنیا واسطی اوس کی مہلکہ ہے یہ ایک ذرا سا بیان ہی ظاہر علم
تقوی کا اور یہ ایک بدایت ہدایت ہے پس اب پہر اگر کوئی اپنی نفس کا
تجربہ آمین کری اور اوسکا نفس مطاوع ہوجاوے تو پہر اوسکو کتاب احیاء
علوم الدین دیکہنا ضروری تاکہ کیفیت پہونچنے کی طرف باطن تقوی کے
پہچان لی جب باطن قلب تقوی سی آباد ہوجاتا ہے تو پہر جتنے حجاب
درمیان بندی اور اسکی ہین وہ اوٹہ جاتی ہین اور انوار معارف
کہل جاتی ہین اور حکمت کی چشمے دل سی پہوٹ نکلتے ہین اور ملک وملکوت
کے اسرار روشن ہوجاتی ہین اور ایسے علوم میسر ہوتے ہین جنکی سامنے یہ علوم
محدثہ جنکا ذکر کیا گیا من صحابہ وتابعین مین نہ تہا حقیر ہوجاتی ہین اور جو
کوئی طالب علم کا بطور قیل وقال ومراد وجدال کی ہی تو اوسکی مصیبت
بہت بڑی ہے اور اوسکا تعب بہت دراز ہے اور اوسکا خسران وحرمان
اعظم تر ہے اب جو اوسکا جی چاہے وہ کری جس دنیا کو یہ دین کی ساتہ
طلب کرتا ہے وہ دنیا اوسکی لیے سالم نہوگی بلکہ آخرت اوس سی سلب کرلیجاویگی

اور جسنی دنیا کو دین سی طلب کیا اوسنی دونون کو برباد دیا اور جسنی دنیا کو واسطی دین کی چھوڑ دیا وہ دونون مین راسخ ہوا یہ ایک مجمل ہدایت ہے طرف ہدایت طریق کی بابت معاملہ بندگی کی ہمراہ اللہ تعالی کی باداے اوامر واجتناب نواہی اب اشارہ طرف اون آداب کی کیا جاتا ہے جنکا اخذ کرنا نفس کو دربارۂ مخالطت ہمراہ بندگان خدا اور صحبت مخلوق کے دنیا مین چاہیے واللہ المستعان

قول بیان مین آداب صحبت ومعاشرت کی ہمراہ خلق وخالق کے

انسان اس بات کو جان رکھی کہ وہ صاحب اوسکا جو کہ حضر وسفر وخواب وبیداری مین اوسکو ایک دم نہین چھوڑتا اور اوس سی جدا نہین ہوتا ہے بلکہ حیات وممات مین بھی ساتھہ اوسکی رہتا ہے وہ اوسکا رب وسید ومولی وخالق ہے جب وہ اوسکو یاد کرتا ہے تو وہ اسکا ہمنشین ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالی نی کہا ہی انا جلیس من ذکرنی اور جب اسکا دل اپنی تقصیر پر دربارۂ دین براہ حزن واندوہ شکستہ ہوتا ہی تو وہ اسکا صاحب ملازم رہتا ہے کیونکہ فرمایا ہے انا عند المنکسرۃ قلوبھم من اجلی اگر آدمی اوسکو کماحقہ پہچان لی تو اوسی کو اپنا صاحب ورفیق ٹھیرائی اور سب لوگونکو ایک طرف چھوڑ دی پھر اگر ساری اوقات مین اس امر پر قدرت نہین ہی تو اس سی تو ضرور بچی کہ رات دن کو ایسی وقت

سی خالی رکھی جمین اپنی مولی ستے تخلیہ کری اور اوسکی ساتھہ مناجات سی
متلذذ ہوا اور جب یہ بات ٹہیری تو معلوم کرنا آداب صحبت مع اللہ تعالی کالازم
ہی سو آداب اس صحبت کی یہ ہین ایک سرنگون ہونا دوم آنکھہ بند کرنا سوم
جمع ہم کرنا چہارم دوام سمت رکہنا پنجم سکون جوارح ششم مبادرت امر ہفتم
اجتناب نہی ہشتم قلت اعتراض بر قدر نہم دوام ذکر دہم ملازمت فکر
یازدہم اختیار کرنا حق کا باطل پر دوازدہم ناامید رہنا خلق سی سیزدہم
خاضع ہونا سبب ہیبت کی چہاردہم انکسار سبب حیا کی پانزدہم سکون حیلہای
کسب باعتماد ضمان خدا شانزدہم توکل اللہ کے فضل پر براہ معرفت حسن
اختیار پس ان سب کا تمام رات دن مین شعار ہونا چاہیے کہ یہ آداب
صحبت مین ساتھہ صاحب غیر مفارق کی رہی خلق سو وہ بعض اوقات
مین جبلہ ہو جاتی ہے اور اگر شخص عالم ہی تو آداب علم کی سترہ ہین احتمال
ولزوم حلم اور جلوس ہیئت سمت و وقار پر ہمراہ اطراق راس کی اور ترک کرنا
کبر کا جمیع عباد پر مگر ظلمہ کہ انکی ساتھہ واسطی زجر کرنیکے ظلم سی روا ہے اور اختیار
کرنا تواضع کا محافل و مجالس مین اور ترک کرنا ہزل و دعابت کا اور رفق کرنا
ساتھہ متعلم کی اور تانی کرنا ساتھہ متجرف کی اور اصلاح کرنا بلید کی ساتھہ حسن ارشاد
کے اور ترک کرنا حرد کا اوسپر اور چھوڑنا عار کا قول لا ادری سے اور صرف
کرنا ہمت کا طرف سائل کی اور سمجھنا اوسکی سوال کا اور قبول کرنا حجت کا اور

مستفاد ہونا واسطے حق کی ساتھ رجوع کرنی کے ہووے سی اور منع کرنا متعلم کا ہر
علم مضر سی اور زجر کرنا اوسکو اس امر سی کہ وہ علم نافع سی ارادہ غیر وجہ اللہ
کا کری اور روکنا متعلم کا اس بات سی کہ وہ اپنی نفس کو قبل فراغ کی فرض
عین سے فرض کفایہ مین مشغول کری اور فرض عین اوسکا یہ ہی کہ ظاہر و
باطن کی اصلاح تقوے سے کری اور پہلے اپنی نفس کو ساتھ تقوے کے
پکڑی تاکہ متعلم اولا مقتدی اوس کی اعمال کا ہو اور ثانیا اوسکی اقوال سے
استفادہ کری اور اگر یہ شخص متعلم ہے تو ادب متعلم کا ساتھ عالم کے یہ ہی کہ
ابتدا بہ تحیت و سلام کری اور سامنے اوسکی بات کم کری اور جب تک استاذ
سوال نکری تب تک بات نکری اور بی استیذان کے اولا سوال نہ کربیٹھے
اور معارضہ مین قول استاذ کی یہ نہ کہے کہ فلان نی برخلاف آپ کی قول کے
کہا ہی اور خلاف رای استاذ پر اشارہ نکری اور یہ خیال نکری کہ مین استاذ
سے اعلم بالصواب ہون اور اپنی جلیس سی مجلس استاذ مین مشاورت نکری
اور ادہر اودہر ملتفت نہو بلکہ سر نگون اور ساکت اور متادب ہو کر بیٹھے گویا
کہ نماز مین ہی اور وقت ملل استاد کی کثرت سے بحث نکری اور جب وہ
کہڑا ہو تو آپ بہی کہڑا ہو جاوی اور اپنے کلام و سوال سی اوسکی پیچھے نہ لگی
اور راہ مین اوس سے کچھہ پوچھہ پاچھہ نکرے یہان تک کہ وہ اپنی منزل مین
پہونچ جاوے اور بدگمان نہو ساتھ استاذ کی ایسے افعال مین جنکا ظاہر منکر ہی

آداب متعلم

نزدیک اسکی کہ وہ اپنی اسرار کو آپ ہی خوب جانتا ہی اور ایسی محل مین قول
موسی علیہ السلام کا ساتھ خضر کے یاد کرے احرقتہا لتغرق اھلہا لقد جئت
شیئا امرا اعنی انکہ موسی اس انکار مین مخطی تھے اونہون نی ظاہر امر پر اعتماد کر کے
یہ انکار کیا تھا اور اگر اسکی ماں باپ ہون تو ادب ولد کا ساتھ والدین کے
یہ ہے کہ اونکی بات سنے اور جب وہ کھڑے ہون تو آپ بھی کھڑا ہو جائے اور
اونکے حکم کی بجا آوری کرے اور اونکے آگے نچلے اور اپنی آواز اونکی آواز سے
بلند نکرے اور اونکی پکارنی کا جواب دے اور اونکی رضامندی پر حریص ہو
اور اونکے لیے اپنا بازو جھکائے اور اونپر نیکی کرنے کی منت نرکھے اور نہ
کام کرنے کا احسان جتائے اور اونکی طرف تیز نگاہ نکرے اور اونکی سامنے
ترش رو نہو اور سفر نکرے مگر اونکی اجازت سی فائدہ لوگ جن مین شخص
کے تین طرح سیہ ہوتی ہین یا تو دوستدار ہین یا معارف جن سی فقط جان پہچان
ہے یا مجاہیل جنکا حال معلوم نہین ہے سو اگر عوام مجہولین کی ساتھ مبتلا ہو تو
ادب مجالست عامہ کا یہ ہے کہ اونکی بات مین خوض نکرے اور اونکی اراجیف
پر کان نرکھے اور اونکی سوء الفاظ سی تغافل کرے اور اون کی کثرت ملاقات
سے محترز رہے اور اونسے زیادہ کام نرکھے اور اونکی منکرات پر تنبیہ بلطف ونصح
کرے اگر امید قبول کی ہو باقی رہے اخوان و اصدقا سو اونکی دو وظیفے مین ایک
یہ کہ اولا شروط صحبت و صداقت کو طلب کرے اور مواخات نکرے مگر اوسی شخص کے

والدین

ساتھ جو صالح اخوت و صداقت ہو حدیث مین آیا ہے المرء علی دین خلیله
فلینظر احدکم من یخالل یعنی جب طالب کسی رفیق کا ہو جو تعلم مین اسکا شریک
بنے اور امر دین و دنیا مین صاحب ہو تو اوسکے بارے مین پانچ امر کی
رعایت رکھی ایک عقل کیونکہ صحبت مین احمق کی کوئی خیر و خوبی نہین ہے
انجام اسکا یہی وحشت و قطیعت ہوتی ہے اور احسن احوال احمق کا یہ ہوگا
کہ وہ تجھکو نقصان پہونچایگا حالانکہ ارادہ اوسکا یہ ہی کہ وہ تجھکو نفع پہونچاوے
والعدو العاقل خیر من الصدیق الاحمق یعنی دشمن دانا بہتر ہے نادان
دوست سی دوم حسن خلق سو بدخلق کا صاحب نہ بنے بدخلق وہ شخص ہی کہ
وقت غصہ و شہوت کی اپنی نفس کا مالک نہین ہوتا ہے علقمہ عطاردی رح
نے اپنے فرزند کو وقت حضور وفات کی وصیت کی تہی وہ جامع ہے ان سب
امور کو کہا تہا اذا اردت صحبة انسان فاصحب من اذا خدمته صانك و
ان صحبته زانك واذا قعدت بك مؤنة مانك واصحب من اذا مددت
یدك للخیر مدها وان رای منك حسنة عدها وان رأی منك سیئة
سدها اصحب من اذا قلت صدق قولك وان حاولت امرا اعانك و
نصرك وان تنازعتما فی شیء اثرك یعنی ایسی شخص کی صحبت اختیار کر کہ جب
تو اوس کی خدمت کری تو وہ تجھکو نگاہ رکھی اور جب تو پاس اوسکے بیٹھے تو
وہ تجھکو زینت دی اور جب تجھکو کوئی مؤنت آگھیری تو وہ شریک حال ہو اور

جب تو کسی خیر کے لیے ہاتھ بڑہائے تو وہ بھی ہاتھ بڑہائی اور جب تجھے کوئی
نیکی دیکھے تو اوسکو شمار کری اور جب برائی دیکھے تو اوسکو رد کری اور جب
تو بات کہے تو وہ تیری بات کی تصدیق کرے اور جب تو کوئی کام کرنا چاہے
تو وہ تیری مدد کری اور جب تم دونوں کسی شے مین جھگڑو تو وہ تجھکو اختیار
کری سوم صلاح یعنی کسی فاسق مصر علی المعصیۃ کا مصاحب نبنی کیونکہ جو کوئی
اللہ سی ڈرتا ہی وہ کسی معصیت کبیرہ پر اصرار نہین کرتا ہے اور جسکو اللہ کا ڈر
نہین ہی اوس کی غوائل و شرور سے امن نہین ہو سکتا بلکہ وہ بتغیر اعراض
و احوال متغیر ہو جاتا ہے اللہ نے اپنی پیغمبر کو فرمایا ہے و لا تطع من اغفلنا قلبہ
عن ذکرنا واتبع ھواہ سو صحبت فاسق سی حذر کرنا چاہیے اس لیے کہ فسق و
معصیت کا مشاہدہ علی الدوام دل سی دیکھنے والی کی کراہیت معصیت کو
زائل کر دیتا ہے اور گناہ کو اوس کی نظر مین ہلکا و سبک کر دکھاتا ہے اسی
جگہہ سی دلون پر معصیت غیبت کی سبک ہو گئی ہے کیونکہ لوگ اوس سی مانوس
ہو گئے ہین اور اگر کسی فقیہ پر ملاحظہ انگشتری زر یا جامہ ریشمی کا کرتی ہین تو
اوسپر سخت منکر ہوتی ہین حالانکہ غیبت اس سی سخت تر اور بڑھکر ہے چہارم یہ
کہ کسی حریص کا صاحب نبنی کیونکہ ایسی شخص کی صحبت جو دنیا پر حریص ہے
زہر قاتل ہے اور طبائع مجبول ہین تشبہ و اقتدا کرنی پر ساتھ اوسکی بل الطبع
سرق من الطبع من حیث لا یدری یعنی ایک طبیعت دوسری طبیعت سی خصلت کو

اس طرح جو الیتی ہے کہ معلوم بھی نہین ہوتا پس مجالست حریص کی اسکی
حرص کو زیادہ کریگی اور مجالست زاہدین کی زہد کو بڑھائیگی نتیجہ صدق ہی
سو مصاحبت نبنے کسی کذاب کا کہ اوسکی فریب مین آجائیگا وہ سراب کی طرح
پر ہے کہ بعید کو اس سی قریب اور قریب کو اس سے بعید کرتا ہے اور شاید تو
ان خصال کو سکان مدارس و مساجد مین معدوم نکریگا تو اب دو کام کرنا
چاہیے یا تو عزلت و انفراد اختیار کری کہ اسمین سلامتی ہے کہ السلامۃ فی الوحدۃ
والآفات بین الاثنین یا پہر مخالطت شرکار کی القدر اونکی خصال کی ہو اور
جان لی کہ اخوت تین طرح پر ہوتی ہے ایک برادر تیری دین کا ہے اوسکی بارے
مین فقط رعایت دین کی رکھے دوسرا برادر دنیا کا ہے اوسکی بارہ مین رعایت
حسن خلق کی کری تیسرا برادر مونست ہے اوسکی باری مین رعایت سلامتی
کی اوسکی شر و فتنہ و خبث سے رکھی **ف** لوگ تین طرح پر ہوتی ہین ایک
ایسے جیسے غذا آپس سی استغنا نہین ہو سکتا ہے دوم جیسے دوا جسکی طرف
ایک وقت حاجت ہوتی ہی اور دوسری وقت نہین ہوتی سوم جیسے دار کہ
اوسکی طرف کبھی حاجت نہین ہوتی ولکن بندہ کبھی اوسمین مبتلا ہو جاتا ہی
یہ وہ شخص ہے کہ نہ اوسمین انس ہے اور نہ نفع ایسی شخص کے ساتھ مدارات
کرنا واسطے خلاص کی اوس سی واجب ہی اور اوس کے مشاہدہ مین ایک بڑا
فائدہ ہے اگر توفیق حاصل ہو وہ یہ ہے کہ اوسکی خبائث احوال و افعال کو جو

مجرے لگتی ہین دیکہکر اجتناب کری السعید من وعظ بغیرہ والمؤمن مرآۃ المؤمن
عیسی علیہ السلام سی کہا تہا تمکو کس نی ادب سکہایا فرمایا مجہے کسی نی ادب نہین
سکہایا مینے جاہل کا جہل دیکہکر اوس جہل سے اجتناب کیا حدیث مین آیا ہے
کہ اگر لوگ اجتناب کرین اوس شی سی جسکو اپنے غیر سے مکروہ رکہتی ہین تو اونکی
آداب کامل ہوجائین اور مودبین ہی مستغنی ہون دوسرا وظیفہ حقوق صحبت
کا یہ ہے کہ جب درمیان اسکی اور اسکے شریک کی انعقاد و انتظام شرکت و
صحبت کا ہوجائے تو وہ حقوق جن کو عقد صحبت واجب کرتا ہے اونکو لازم
پکڑی اور اسکے لیی آداب ہین جن کی ساتہہ قیام کرنا چاہیے اور حدیث
مین آیا ہے کہ مثال دو برادر کی جیسے دو ہاتہہ کہ ایک دوسری کو دہوتا ہے
حضرت ایک بن مین داخل ہوی اور وہان سی دو مسواکین لین ایک کج
اور دوسری سیدہی آپکی ہمراہ آپ کی بعض اصحاب تہی اوسکو سیدہی
مسواک دی اور اپنے لیی کج مسواک رکہی اونے کہا ای رسول خدا آپ
احق ہین ساتہہ اس مسواک مستقیم کی فرمایا کوئی صاحب نہین ہے کہ کسی کا
صاحب بنی اگرچہ ایک ساعت نہار مین لیکن وہ مسئول ہوگا صحبت سی آیا
اونے حق اللہ کا دربارہ صحبت مذکور قائم رکہا یا ضائع کیا اور فرمایا ہے کہ
ہم صحبت نہوی دو شخص کبہی مگر احب اون دونون کا طرف اللہ کے وہ شخص
ہے جو ارفق و مہربان تر ہے ساتہہ اپنے صاحب کے ــ

ذکر آداب صحبت کا

ادب صحبت کا ایثار مال ہی اگر یہ نہو تو مال زائد کو وقت حاجت کی بذل
کری اور حاجات مین اپنی ذات سے بر سبیل مبادرت اعانت کری بغیر
اسکے کہ وہ محتاج التماس کا ہو اور راز کو پوشیدہ رکہے اور عیب کو چہپاوی ؎
بہ پیر میکدہ گفتم کہ چیست راہ نجات بخواست جام می و گفت عیب پوشیدن
اور لوگون کا اوسکو برا کہنا اوس تک نہ پہونچاوی لوگونکے ثنا کرنیکو پہونچاوے
اور اوسکی بات کو کان رکہکر سنے اور گفتگو مین ممارات نکرے یعنی اوجہے نہین
اور اوسکو اوس نام سی پکاری جو اوسکو بہت محبوب و پسند ہو اور جو محاسن
اوسکی معلوم ہون اونپر ثنا کری اور اوسکی احسان کا شکر اوسکے منہ پر ادا کری
اور اوسکی پیچہے اگر کوئی اوسکی آبروسی تعرض کرے تو اوسکو غیبت کرنی سی
رد کی جس طرح کہ اپنے نفس سی ذب کرتا ہے اور اوسکو لطف و تعریض کے
ساتہہ نصیحت کری جبکہ وہ اس امر کا محتاج ہو اور اوسکی زلت و ہفوت کو معاف
کردی اوسپر عتاب نکری اور اپنی خلوت مین اوسکی لیے دعا کری اوسکی حیات
مین اور بعد اوسکی ممات کے اور اوسکے اہل و اقارب سی بعد اوسکی موت
کے اسیطرح وفاداری سی پیش آئی اور اوسکی حق مین تخفیف کو اختیار کری
اپنے کسی کام کی تکلیف اوسکو نہ دی اور اوسکی مہمات مین اوس کی دل کو
راحت پہونچاوے اور اوسکی خوشی کی چیزون مین اظہار فرحت او ایسا مکاره

مین اظہار حزن کری اور دل مین بہی اسی طرح ہو تاکہ اوسکی دوستی مین
سر او علانیۃ صادق ٹہیری اور جب وہ آئی تو ابتدا السلام کری اور
مجلس مین اوس کی لیے توسیع کر دی اور اپنی جگہہ سے ہٹ جاوی اور
وقت قیام کی اوس کی مشایعت کرے اور جب وہ بات کری تو خاموش
رہے تاکہ وہ اپنے خطاب سی فارغ ہو جاسے اور اوسکی بات مین مداخلت
نکری بالجملہ اوس کی ساتہہ ویسا معاملہ کری جیسا معاملہ اپنی ساتہہ دوست رکہتا
ہے کیونکہ جو کوئی اپنے بہائی کے لیے وہ بات دوست نہین رکہتا ہے جو
اپنی نفس کے لیے دوست رکہتا ہے تو یہ اخوت اوسکی نفاق ہوتی ہے اور
دنیا و آخرت مین اوسپر وبال ہو جاتی ہے یہ ادب ہی حق مین عوام مومنین کے
اور اصدقا اور اخوان کے تیسری قسم معارف ہین سو اونسے عذر کرنا چاہیے
کیونکہ تو شر کو نہین دیکہتا ہے مگر اوس شخص سے جسکو تو پہچانتا ہے ؎

من از بیگانگان ہرگز ننالم | کہ با من ہر چہ کرد آن آشنا کرد

دوست تیری اہانت کریگا اور مجہول تجہ سے متعرض نہوگا سارا شر و فساد اپنی
معارف ہی سے ہوتا ہے کہ زبان سے اظہار صداقت کا کرتی ہین اور دل مین جلا
اوس کے سبب ہے سو معارف کو قلیل کرنا چاہیے جہانتک کہ ہو سکی اور جب
کسی مدرسہ یا جامع یا مسجد یا شہر یا بازار مین اونکی ساتہہ مبتلا ہو جاوی تو پہر
یہ واجب ہی کہ کسیکو اونمین سے حقیر نکر شاید وہ تجہ سے بہتر ہو اور تو نجانتا ہو اور

نظرت اون کی بچشم تعظیم اونکی حالت دنیا مین نگاہ کر کہ تو ہلاک ہو جائے
اسلیے کہ دنیا نزدیک اسکے صغیر ہی اور جو کچھہ دنیا مین ہے وہ بھی
صغیر و حقیر ہے اور جب اہل دنیا تیری دل مین عظیم ہونگے تو پھر تو اسکے
آنکھہ سی گر جائیگا اور ایسا ہرگز نکر کہ اپنا دین اونکی دنیا کے لیے صرف کرے
جو کوئی ایسا کرتا ہے وہ اونکی آنکھون مین حقیر و صغیر ہو جاتا ہے اور اونکی
پاس کی چیز سے محروم رہتا ہے اور اگر وہ تجھسے عداوت کرین تو مقابلہ اونکا
ساتھہ عداوت کی نکر کیونکہ تجھکو طاقت صبر کی اونکی مکافات پر نہوگی اور
تیرا دین مفت مین اونکی عداوت کی پیچھے جاتا رہیگا اور تیری محنت و مشقت
ساتھہ اونکی طویل ہو جائیگی اور اگر وہ تیرا اکرام کرین تو بھی تو اونکی طرف
ساکن و مطمئن نہو اور اگر تیرے سنہہ پر تیری ثنا و مدح کرین اور مودت جتائین
تو بھی پرہیز کر کیونکہ اگر تو اسکی حقیقت طلب کریگا تو سو اونمین ایک ہی
بھی نپائیگا اور یہ طمع نکر کہ کوئی واسطے تیرے سر و علن مین یکتا ہے اور اگر
تیری غیبت مین تیرا عیب بیان کرین تو کچھہ تعجب اسکا نکر اور غصے مین نہ آ
تو اگر انصاف کریگا تو یہی حال اپنی نفس مین بھی پائیگا یہان تک کہ اپنی اصدقا
و اقارب مین بھی بلکہ اپنے استاذ و والدین مین کیونکہ تو ذکر اونکا پس پشت
اوس طرح پر کرتا ہے جو روبرو نہین کرتا تو اب اونکی مال و جاہ و معونت
سے قطع طمع کرنا چاہیے کیونکہ طامع اکثر خائب و خاسر ہوتا ہے مآل مین اور وہ

لامحالہ فی الحال ذلیل ہی اور جب کسی سی سوال حاجت کا کری اور وہ
اسکا کام کر دی تو شکر اللہ تعالی کا اور شکر اوسکا بجا لاوی اور اگر قضاء
حاجت سی قاصر رہی تو عتاب نکری اور شاکی نہو کہ آمین عداوت ہو جائیگی
بالکہ مومن کی طرح ہو کہ مومن طالب معاذیر کرتا ہی اور منافق کی طرح نہو کہ وہ
جستجوی عیوب مین ہوتا ہے اور اپنی جی مین کہہ کہ شاید اوسکو کوئی عذر
ہوگا جسپر مجھکو اطلاع نہین ہے اور جب تک کسی مین اولا توسم مخائل قبول یا
کا نہ کرلی تب تک وعظ نکرے ورنہ وہ تیری بات نہ سنیگا بلکہ تیرا خصم ہو جاویگا۔
اور جب وہ کسی مسئلہ مین خطا کرین اور ہر ایک سی سیکھنے مین عار کرین تو
ایسون کو تعلیم نکر کہ یہ لوگ تجھسے استفادہ علم کا کر کے تیری دشمن بنجائینگے
مگر جبکہ تعلق اوسکا کسی ایسی معصیت سی ہوگا جسکو براہ جہل کرتے تھی تو آپ
صورت مین ذکر امر حق کا بلطف بغیر عنف کر اور جب تو اون سے کوئی کرامت
وخیر دیکھے تو جس اللہ نے اونکو نیک کیا اونکی محبوب کر دیا ہے اوسکا شکر ادا کر
اور جب اونسے کوئی شر دیکھے تو اللہ کو سونپ اور اونکی شر سے اللہ کی
پناہ مانگ اور اونکو عتاب نکر اور یہ نہ کہہ کہ تو نے حق میرا کیون نہین پہچانا
حالانکہ مین فلان بن فلان ہون اور علوم مین فاضل ہون کہ یہ حمق کا
کلام ہوتا ہے اور سب سی بڑھکر احمق وہی ہے جو اپنے نفس کا تزکیہ کرتا ہے
اور اپنا آپ ثنا خوان ہے ف اللہ تعالی لوگونکو کسی شخص پر جب ہے

بساط کرتا ہی کہ کوئی گناہ اوس شخص سی ہو جاتا ہے تو اب اوسکو یہ
چاہیی کہ اللہ تعالی سی استغفار کرے اور جان لی کہ یہ ایک عقوبت ہے
طرف سی اللہ کی واسطی اوسکی اور درمیان لوگون کی اس طرح پر رہے کہ
اونکی حق کا سننی والا ہو اور اونکی باطل سے بہرا ناطق بمحاسن ہو اور
صامت مساوی سی اور مخالفت متفقہ زمان سی حذر کری خصوصا اون
لوگون سی جو کہ مشغول بخلاف وجدال ہین کیونکہ وہ حسد کی راہ سی اسکی بھی
منتظر ریب المنون کی رہتے ہین اور اپنے ظنون کو حق مین اسکے قطعی یقینی
جانتے ہین اور پیچھے اوسکی خشاب زنی کرتے ہین اور اسپنے عشائر مین اوسکی
زلات وعثرات کا احصار کرتی ہین یہان تک کہ کبھی اپنی غیظ ومناظرات
مین اگر موہنہ پر بھی کہہ بیٹھتے ہین اور کسی لغزش کا اقالہ نہین کرتے اور نہ
کوئی زلت بخشتی ہین اور نہ کوئی عیب چھپاتی ہین بلکہ ایک ایک نقیر وقطمیر کا
حساب لیتی ہین اور قلیل وکثیر پر حسد کرتے ہین اور اخوان کو نمیمہ پر برانگیختہ
کرتی ہین اور ہرزہ بافات وبہتان وافترآت پر آمادہ کرتی ہین اگر راضی ہین
تو ظاہر اونکا ملق ہے اور اگر خفا ہین تو باطن اونکا حمق ہے ظاہر ثیاب ہے
اور باطن ذیاب ہی وہ حکم ہے جو مشاہدہ فی اکثر مردم پر لگایا ہے مگر جسکو
اللہ نی اس سی محفوظ رکھا غرضکہ اُنکی صحبت خسران اور انکی معیشت خذلان ہے
یہ ذکر اوس شخص کا ہی جو اظہار صداقت کا کرتا ہے پھر اوسکا کیا ذکر ہے جو

کھلم کھلا دشمن ہے سہ

بیوفائی کرد یار من بمن	کاش می افتاد کار من بمن

قاضی ابن معروف نے کیا خوب کہا ہے سہ

فاحذر عدوك مرة	واحذر صديقك الف مرة

فلربما انقلب الصديق	فكان اعرف بالمضرة

اسی بارہ میں یہ بھی کہا ہے سہ

عدوك من صديقك مستفاد	فلا تستكثرن من الصحاب

فان الداء اكثر ما تراه	يكون من الطعام والشراب

بلکہ جیسا ہلال بن علے نے کہا ہے ویسا ہونا چاہیے سہ

لما عفوت ولم احقد على احد	ارحت نفسي من هم العداوات

اني احيي عدوي عند رويته	لادفع الشر عني بالتحيات

واظهر البشر للانسان ابغضه	كانه قد ملأ قلبي بالمسرات

ولست اسلم ممن لست اعرفه	فكيف اسلم من اهل المودات

الناس داء دواء الحضن تركهم	وفي الجفاء لهم قطع الاخوات

فسالم الناس تسلم من غوائلهم	وكن حريصا على كسب المودات

وخالق الناس واصبر ما بليت بهم	اصم ابكم اعمى ذا تقيات

بعض حکما نے کہا ہے تو دوست دشمن سے بوجہ رضا بغیر ذلت وہیبت کی

مل اور اوس کی توقیر کر بغیر کبیر کی اور خاکسار بن بدون مذلت کی اور اپنی سب کاموں مین اوساط امور کو اختیار کر جس طرح کہا ہے

علیك باوساط الامور فانها | طریق الی نهج الصراط قویم
ولا تك فیها مفرطا او مفرطا | فان کلا حال الامور ذمیم

اور اپنی ہی وعطف مین نظر نکر اور نہ بہت سا التفات اور نہ جماجات کہڑا ہو اور جب بیٹہ تو ستوفز ہو اور انگلیان ست چٹخا اور داڑہی و انگشتری سی لعب نکر اور نہ دانتون مین خلال اور نہ ناک مین اونگلی اور نہ بہت سا تہوک اور نہ ناک چہنک اور نہ موہنہ پرسی بار بار مکھی اوڑا اور نہ سامنے لوگون کی تمطی اور تثاوب کی کثرت کر اور نہ نماز وغیرہ مین بلکہ یہ چاہیے کہ مجلس انسان کی ہادی اور بات اوس کی منظوم مرتب ہو اور جو کوئی اچہی بات کہے بغیر اظہار تعجب مفرط کی اوسکی بات کو کان رکہکر سنے اور اوس سی سوال عادہ کا نکری اور مضاحک حکایات سی خاموش رہے اور ذکر اپنی اعجاب کا اپنی فرزند و شعر و کلام و تصنیف و سائر خصائص کے ساتہہ نکری اور نہ عورتون کی طرح بناؤ مین رہے اور نہ غلامون کی طرح مبتذل بنی اور کثرت استعمال سرمہ و روغن سے بچی اور حاجات مین الحاح نکری اور نہ کسی کو ظلم کرنی پہ بہادر بنائی اور شجاعت دلائی اور کسیکو اپنے اہل و اولاد سی مقدار اپنی مال کا نہ جتلائے پہر غیر کا کیا ذکر ہے کیونکہ

اگر وہ اوس مال کو تھوڑا دیکھین گی تو یہ اونکی نظرون مین خوار و حقیر ہوگا اور اگر اوسکو زیادہ دیکھین گی تو ہرگز یہ اونکو راضی نرکہہ سکیگا اونکو الگ رکہے بغیر عنف کی اور نرمی کری ساتہہ اونکی بغیر ضعف کی اور ہنسی نکری لونڈی غلام کے ساتہہ کہ اس سی اوسکا وقار ساقط ہو جائے اور جب کسی سے مخاصمہ کری تو وقار نہ چہوڑے اور جہال سے تحفظ کری اور جلدی نکرے بلکہ اپنی حجت مین تفکر کرے اور بات سوچ سمجہکر کہے اور ہاتہہ سی بہت اشارہ نکری اور نہ کثرت سے پس پشت اپنے دیکہے اور نہ ہر دو زانو بیٹہے اور راحت سے بلکہ جب غصہ تہم جاوے تب بات کری اور جب سلطان اسکو اپنا مقرب بنا تو نوک سنان پر رہے اور جو فقط عافیت کا دوست ہو اوس سی آپکو دور رکہے کہ وہ اعدی الاعدا رہے اور مال کو آبروسی زیادہ مکرم نرکہے ای جوان اس قدر جو اس جگہہ کہا گیا ہے ہدایت ہدایت سی سو وہ تجہکو کفایت کرتا ہی تو اپنے نفس کا تجربہ و امتحان کر ساتہہ اسکی کہ یہ تین قسمین ہین ایک قسم آداب طاعت مین ہی اور دوسری قسم ترک معاصی مین اور تیسری قسم مخالطت خلق مین یہ قسم جامع جمیع معاملہ عبد ساتہہ خالق و خلق کی ہی فان رایتہا مناسبۃ لنفسك ورایت قلبك مائلا الیہا راغبا فی العمل بہا فاعلم انك عبد نور اللہ قلبك بالایمان وشرح بہ صدرك وتحقق ان لہذہ البدایۃ نہایۃ ووراءھا اسرارا واغوارا وعلوما ومکاشفات وقد اودعناھا فی

كتاب احياء علوم الدين فاشتغل بتحصيله فان رايت نفسك تستثقل
العمل بهذه الوظائف وتترك هذا الفن من العلم وتقول لك نفسك
انى ينفعك هذا الفن فى محافل العلماء ومتى يقدمك هذا على
الاقران والنظراء وكيف يرفع منصبك فى مجالس الامراء والوزراء ليوصلك
الى الصلة والارزاق وولاية الاوقاف والقضاء فاعلم ان الشيطان قد
اغواك وانساك منقلبك ومثواك فاطلب لك شيطانا مثلك ليعلمك
ما تظن انه ينفعك ويوصلك الى بغيتك ثم اعلم انه قط لا يصفو لك
الملك فى محلتك فضلا عن قريتك وبلدك ثم يفوتك الملك المقيم
والنعيم الدائم فى جوار رب العالمين اس عبارت کا ترجمہ اول رسالہ مین
گذر چکا ہے میری استقرا مین یہ بات ہی کہ تصانیف امام حجۃ الاسلام محمد
بن محمد غزالی رضی اللہ عنہ انفع کتب اسلام ہے خواہ زبان عربی مین ہو یا
فارسی مین مضامین مشکلہ کا بعبارت سہلہ ادا کرنا اور معقولات کو محسوسات
بنا دینا اور مکائد نفس و مصائد شیطان کو جو کہ غایت خفا مین ہین منصہ ظہور
پر جلوہ افروز کرنا اور ہر مسئلہ ظاہر و باطن کی تقریر کو کمال انسجام کی ساتھ
لکھنا اور مراتب اخلاص و مدارج احسان کو اونکی غایات تک پہونچا دینا اور
جملہ اہل اسلام کی خیر خواہی تہ دل سی بتبلیغ مقاصد رسالت و مطالب نبوت
کرنا انہین کا کام ہے واللہ یختص برحمتہ من یشاء وذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

واللہ ذو الفضل العظیم انکی کتاب احیاء العلوم مشتمل ہی چہل کتب مستقل پر ہر کتاب وسکی اپنی باب مین لاجواب اور خلیب فی الحراب ہی شیخ الاسلام ابن تیمیہ وغیرہ نی جو انتقاد اوسپر بابت مواد فاسدہ کی کیا ہی جیسی مادۂ کلامیہ و مادۂ فلسفیہ مواد احادیث ضعیفہ یا موضوعہ سو بحمدہ تعالی کتاب کیمیاء سعادت کہ بمنزلۂ خلاصۂ کتاب احیاء کی ہی ان موادسی خالی ہی الا ما شاء اللہ تعالی اسی طرح احیاء الاحیاء علاوہ انکی تخریج محدثین واسطی انتقاد اخبار احیاء علوم الدین کے بس کرتی ہے اس تنقید کے بعد کوئی عذر عدم عمل کے لیے حلم احیاء پر باقی نہین رہتا ہی کتاب منہاج العابدین عربی و فارسی دونون زبان مین عجب نسخۂ جامعہ مختصر ہے واسطی اصلاح قلب و قالب کی اور اس کتاب کا جز بدایۃ الہدایۃ کی فارسی زاد الآخرت نام خود مولف سلام نے لکھی ہی یا یہ ہر شش کتب مع رسائل اور بعض نظائر انکے واسطی طالب دار آخرت کی زمان موجودہ ان استاذ و شیخ مین ایک مرشد کامل اور ہادی موصل ہین اگر کسیکو توفیق خیر کی رفیق حال ہو ورنہ قرآن وحدیث موجود ہی کوئی اونسے بھی نفع حاصل کریگا اراد نہین کرتا ہی پیر امام یا سوم کی تالیف کس قطار و شمار مین ہی مجکو احیاء و کیمیا و منہاج و بدایۃ الہدایۃ کی ساتھ ایک فریفتگی خاص ہے جو بیان مین نہین آسکتی ہے ان کتب کی قدر کوئی کسی صاحب دل طالب آخرت سی پوچھے ہان اتنی بات ضرور لائق تنبیہ کے ہی کہ اس رسالہ مین اور اسی طرح دیگر کتب مشار الیہا

مین بعض ایسی احادیث کا حوالہ ہی جن کی اسناد کا حال صحیح طور مجہول ہی
مستند آئمین بھی شک نہین ہے کہ اگر وہ اخبار نفس الامر مین مرفوع نہین ہین
یا آثار واقوال موقوفہ ہین تو ہون لیکن مدلولات ومنطوقات ومفہومات اونکی
واقع مین صحیح ہین اور اونکی صحت مضامین کی لیی احادیث صحیحہ شاہد عدل و
تابع صادق موجود ہین ممکن ہے کہ بمراجعت صحاح وسنن مسانید اون اخبار
کا سنن ثابتہ سی ہو جائی بلکہ ہر جابر معتبر اور عارف باخبر ایسی قدرت رکہتا ہے
ناظر غیر مناظر کو ملاحظہ کتب مذکورہ سے یہ بات بخوبی ثابت ہوگئی ہوگی کہ اکثر
علماء زمان ومتفقہہ دوران اس علم احسان اور فن اخلاص وفتح ایمان سی حرمان
نصیب ہین اور وہ فنون جنمین انکا اشتغال ہی غالبا علوم آخرت سی بر کران
ہین اور ہر عالم کتب زباندان فرس وعرب وماہر فن ادب عالم باللہ اور عارف
باللہ اور عالم آخرت اور عامل خالص للہ نہین ہی بلکہ علماء آخرت ہر زمان و
مکان مین حکم عنقا وکیمیا کا رکہتے تہے اگرچہ دنیا ہمیشہ علم سے بہری تہی لیکن اہل اللہ
لم یزل ولا یزال اقل قلیل ہی ہوئے ہین وقلیل من عبادی الشکور اور اس
زمان آخر مین تو علماء آخرت کا کسی جگہہ نشان ہی نہین چلتا کادلم یکن شیئا
مذکورا مگر جو لوگ کہ ہماری انظار سی مستور اور اللہ کے نزدیک معلوم ہون
ہم اپنی رب تعالی شانہ سی اس بات کا سوال تہ دل سی کرتی ہین کہ ہمکو زمرۂ اہل
آخرت مین چلاوی ماری اور ہمکو صفات علماء سوء دنیا دار اور طالبان درہم ودینار سے

بیجا ی رکھی گو ہمین کوئی بیجا ہا پونچ دان مجنن کیون نہ سمجھی یا نالائق زبان جانی کیونکہ
معاملہ قلب قالب کا ساتھ خالق کی ہے نہ خلق کی سہ

زمین شدیم چہ شد آسمان شدیم چہ شد | بچشم خلق سبک یا گران شدیم چہ شد
بہیچ رنگ درین گلستان قراری نیست | تو گر بہار شدی یا خزان شدیم چہ شد

بڑی نعمت جو لائق رشک و تمنا کی ہے یہ ہے کہ انسان دنیا مین ایمان پر رہے
اور کلمہ احسان پہ مرے اور آخرت مین نیران سے بچکر داخل جنان ہو فمن
زحزح عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور اور کسی
ابلیس و شیطان کے دام مکر و فریب مین آکر اسلام کو برباد کرے اور قدر و
قیمت علم نافع و عمل صالح کی پہچان کر ہوائے نفس سے بچے اور سمجھے کہ ملاک
امردارین یہی تقوی و طہارت ہے پس بس تلک الدار الآخرۃ نجعلہا للذین
لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین والسلام علیکم و
رحمۃ اللہ وبرکاتہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم والحمد للہ اولاً وآخراً